صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز **جمعۃ المبارک** مورخہ 19 جولائی 2024ء بمطابق 12 محرم 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

قٰلَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِيۡنَ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ فَسۡـَٔـلِ الۡعَآدِّيۡنَ O قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡـتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ O وافَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّكُمۡ اِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ O فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَـقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡـكَرِيۡمِ O وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡـكٰفِرُوۡنَ O وَقُلْ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ۔

(ترجمہ) پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا "بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟" وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے" ارشاد ہوگا" تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟" پس بالا و برتر ہے اللہ، پادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے اے محمدؐ، کہو، "میرے رب در گزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے" وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ Leave application: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد رشاد خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب لیاقت علی خان، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر، آج کے لئے، جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار شاہجہان یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شیر علی آفریدی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ہشام انعام اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ہمایون خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عبیدالرحمان خان، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، ریاض خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ڈاکٹر گوہر محمد خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب زاہد اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب احسان اللہ میاں خیل، ایم پی اے، آج کے لئے، مخدوم زادہ آفتاب حسین حیدر شاہ، آج کے لئے، جناب انور خان، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب عدنان خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عدنان خان، یہ تھوڑا سا ایجنڈا لے لوں، اس کے بعد آپ بات کرلیں، پانچ منٹ سے فرق کوئی نہیں پڑ جائے گا، پھر اس کے بعد ہم اس کو ترتیب کے ساتھ چلائیں گے، اس کو مجھے لینے دیں ناں، پھر اس پہ ہم تفصیل سے بات کریں گے۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Panel of Chairmen: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:-

1. Mr. Muhammad Idress;
2. Mian Sharafat Ali;
3. Mr. Humayun Khan;
4. Makhdoom Zada Muhammad Aftab Haider.

ان کی جگہ ہم کسی کو Replace کردیں گے، وہ تو آج چھٹی پہ ہیں۔ ٹھیک ہے، مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب۔

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Committee on Petitions: In pursuance of sub rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute Committee on Petitions, comprising the

following Members, under the Chair of Ms. Suriya Bibi, honourable Deputy Speaker:

1. Mian Sharafat Ali;
2. Mr. Muhammad Zubair;
3. Mr. Muhammad Rashad Khan;
4. Mr. Daud Shah;
5. Mr. Tariq Saeed;
6. Mr. Mehboob Sher.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Call Attention Notices: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention notice No. 39, in the House. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please. (Not present), lapsed. Mr. Taj Muhammad, MPA, to please move his call attention notice No. 59, in the House. Mr. Taj Muhammad Khan, MPA, please.

جناب تاج محمد: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ پولیس کے ٹیلی کمیونیکیشن نے ریگولر پولیس سے مستقل بنیادوں پر سپاہی کی پوسٹ پر مختلف اضلاع سے ملازمین ایڈجسٹ کئے اور ان کو پروموشن کے لئے سب سے نیچے رکھا جس کی وجہ سے ضلع سے ان کی سینیارٹی ختم ہو کر ٹیلی کمیونیکیشن میں سب سے آخر میں سینیارٹی شروع ہوئی مگر اب بیس پچیس سال نوکری کرنے کے بعد ان ملازمین کو دوبارہ سینیارٹی کے لئے اپنے اپنے اضلاع میں ریگولر پولیس میں بھیجا جارہا ہے جہاں پر ان کی سینیارٹی سب سے آخر میں شروع ہوگی اور اب Overage ہونے کی وجہ سے ان کی پروموشن بھی نہیں ہوگی جبکہ ان کے ساتھ بھرتی شدہ دوسرے ملازمین میں سے اکثر اب سب انسپکٹر کے عہدوں تک پروموٹ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ جو پولیس کا ذیلی ادارہ ہے ٹیلی کمیونیکیشن، انہوں نے ریگولر پولیس سے بندے لئے، تقریباً صوبے کے تمام اضلاع سے اور جو قوائد وضوابط ہیں، ان کے تحت سینیارٹی میں سب سے ان کو نیچے رکھا ٹیلی کمیونیکیشن میں، اور جو ان کا پولیس ڈیپارٹمنٹ تھا وہاں سے ان کی سینیارٹی ختم ہوگئی۔ اب بیس پچیس سال ہونے کے بعد ان کو دوبارہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی پروموشن جو ہوگی وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ہوگی۔ جناب سپیکر، ان لوگوں نے یہاں پہ کورسز بھی کئے ہیں اور ان کے ساتھ جو لوگ بھرتی ہوئے تھے وہ پروموٹ ہو کر کوئی سب انسپکٹر اور انسپکٹر تک پروموشن ان کی ہوگئی ہے، تو ان کے ساتھ زیادتی ہے، میری گزارش یہ ہے کہ آپ میرے اس نوٹس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ ہم ڈیپارٹمنٹ کو بلا سکیں اور اس پہ کوئی فیصلہ کر سکیں جی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر لاء، وزیر صاحبان میں سے کون اسے Respond کرے گا؟ جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، اس سے پہلے اس پہ ایک قرارداد پاس ہوئی تھی، پتہ نہیں یہ وہی مسئلہ ہے کہ نہیں ہے؟ اس کو اس کے ساتھ Put کر دیں۔

جناب سپیکر: چونکہ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، یہ Matter اس وقت ہاؤس میں نہیں ہے، جو Matter in hand ہے ہاؤس میں، اس وقت اسکو ہم لے لیتے ہیں اور اسکو ہم سٹینڈنگ کمیٹی ہوم اینڈ ٹرائبل جو کہ Within this week Constitute ہوگی، تو ہم اس کو ریفر کرتے ہیں۔ جب گورنمنٹ اس پہ Agree ہے تو میرا خیال ہے Put کرنے کی ضرورت نہیں ہے، Put تو اس وقت کیا جاتا ہے جب گورنمنٹ اس پہ Agree نہ ہو اور آپ اصرار کریں۔ ہاؤس ہی ریفر کرتا ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: تو پھر اس پہ بات ہو سکے گی؟ نہیں تو قرارداد پاس ہو چکی ہے ناں، تو اس کی قرارداد میں اور کال اٹنشن، یہ تو کال اٹنشن ہے تو اس کو ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو Refer کروا رہے ہیں لیکن ابھی ہمیں پتہ نہیں آپ کی جو قرارداد تھی، اس کا متن کیا تھا؟

جناب سپیکر: اچھا اس طرح ہے، نہیں میں آپ کو Explain کر دیتا ہوں، آپ پلیز بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ قرارداد آپ کی پاس ہو چکی ہے، وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو جا چکی ہے، ڈیپارٹمنٹ اس پہ جو کچھ کارروائی کرے گا، وہ پھر ادھر اسمبلی کو Refer کر دیں گے، پھر ہم آپ کے ساتھ اس کو دیکھ لیں گے۔ اور یہ جو ہے تاج خان! اس کو ہم ہاؤس میں پیش کرتے ہیں۔

The motion before the House is that the call attention notice No. 59 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

عدنان خان اس پہ بات کرتے ہیں، دیکھیں، مجھے، یہ شارٹ ایجنڈا ہے، اس کو لینے دیں، اس کے بعد ہمارے پاس پورا ٹائم ہے، آپ کو میں پورا ٹائم دوں گا۔ آپ اس پہ بات کریں، مجھے پہلے ایجنڈے پہ لینے دیں، اگر میں ایجنڈے سے ہٹتا ہوں ناں جی، تو پھر بات بہت کھلی ہے چونکہ، تو بات بہت لمبی چلی جائے گی، تو میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Kindly have your seats۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2024 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. Introduction of Bill: The Minister for Local Government, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024, in the House. The Minister for Local Government, please.

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر۔

I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024, in the House. Thank you.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معدنیات و معدنی ترقی مجریہ 2024 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024, in the House. The honourable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

جناب، مجھے کہہ رہے تھے کہ قراردادیں پیش کرنی ہیں آنریبل لاء منسٹر، پھر اس کے بعد میں ساری چیزیں لیتا ہوں، ایک منٹ بات کرنا چاہتے ہو تو پھر ایک منٹ تو عدنان خان کا پہلا Right بنتا ہے کیونکہ وہ پہلے اس پہ کھڑے ہوئے تھے۔ Rule suspend کرالیں تو پھر، تاکہ اس پہ پھر Open debate ہو جائے ناں جی۔

وزیر قانون و خزانہ: بالکل، پھر Openly بول سکتے ہیں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، پہلے Rule suspend کرالیں سر، ہم آپ کی ہر بات سنیں گے، ہم اس لئے یہاں بیٹھے ہیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Minister for Law: Mr. Speaker, rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move resolution, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and to allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the rule is suspended. Janab honourable Minister Law.

قراردادیں

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Resolution regarding release of the Founding Chairman Imran Khan Niazi from illegal and arbitrary detention, as declared by Human Rights Commission and United Nations Organization:

This august House hereby adopts the Opinion No. 22/2024 of Human Rights Commission formed under General Assembly Resolution 1991/24 and its Working Group on Arbitrary Detention, and we strongly demand the Federal Government to implement the Opinion 22/2024 adopted by the Working Group on Arbitrary Detention at its 99th session 18-27 March; whereby Group has declared that:

a) all cases under which Prime Minister Imran Khan and his colleagues put to detention and confinement, lack requisite evidence and the trials conducted were against various Articles of the right of freedom and Universal Declaration of Human Rights;

b) in the light of the fact findings the Group asked in its concluding remarks to: (Para 94 & 95)

1) Cognizant on Khan's age of 71, individual older than 60 years of age, in places of deprivation of liberty, face heightened risk of physical, mental integrity and life;

2) Mr. Khan and his colleagues have been made to disappear alongside illegal detentions countrywide;

C) The Group in its disposition asked Government of Pakistan to:

(Para 99, 100 and 101).

1) Release Khan immediately and accord him enforceable right to compensation and other reparation in accordance with International law;

2) conduct full independent investigation of the circumstances leading to Khan's arbitrary detention and measures against those responsible for violation of human rights;

3) bring its laws in conformity to commitments, Pakistan made under International Human Rights Laws.

Mr. Speaker, this is one resolution and the second resolution.

(Interruption)

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause). The honourable Minister Law, to move his resolution.

وزیر قانون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Resolution Regarding the Declared Intent to Ban the Pakistan Tehreek-e-lnsaf as a Political Party:

1. We, the elected Members of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, stand for upholding the independence of judiciary, Rule of Law and Constitution of Pakistan, 1973. The full court majority decision of the Supreme Court of Pakistan in civil appeals No. 333 and 334 of 2024 and CMA No. 3554 of 2024 and CMA No. 2920 of 2024, dated 09th July, 2024, announced on 12th July, 2024, has interpreted Article 51 and Article 106 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 and has declared the order dated 1st March, 2024 passed by the Election Commission of Pakistan, to be ultra vires the Constitution, without lawful authority and of no legal effect. Similarly, the Judgment dated 25 March, 2024 of the larger bench of Peshawar High Court has been set aside and the Supreme Court of Pakistan has declared that denial of election symbol does not in any manner affect the constitutional and legal rights of a political party to participate in an election. Consequently, Pakistan Tehreek-e-lnsaf is a political party which won seats in the National and Provincial Assemblies through its candidates who were wrongly declared 'independent' by the Election Commission of Pakistan. The majority judgment of the Supreme

Court of Pakistan has undone the illegality committed by the Election Commission of Pakistan and recognized certain 'returned candidates' as members of Pakistan Tehreek-e-lnsaf which provided a procedure for the confirmation of other candidates as members and 'returned candidates' of PTI. The judgment of the Supreme Court of Pakistan as applied to the members of National Assembly of Pakistan also applies in the same terms of the members of the Provincial Assemblies. As a result, seats reserved for women and non-Muslims in the National Assembly of Pakistan and the Provincial Assemblies, including the Khyber Pakhtunkhwa Assembly, are to be allocated to the Pakistan Tehreek-e-lnsaf on a proportionate basis for election of candidates nominated by it.

2. Faced with the destruction of its unconstitutional designs on account of the aforesaid historic judgment of the Supreme Court of Pakistan that has affirmed the lawful existence of PTI, and after having failed to provide economic relief to the people because of its policies designed to serve the elite, the federal ruling regime that was fraudulently installed as a result of large scale falsification of electoral results after the general election of 8 February, 2024, has lost all sense of propriety and reality. Members of the federal cabinet have announced the intent of the federal ruling regime to issue a proclamation that the PTI is a political party, working against the sovereignty and integrity of Pakistan. Nothing can be farther from the truth than the afore-said senseless proposed proclamation. The PTI is the largest political party of the country with support in every Province and part of Pakistan, including Azad Jammu and Kashmir and Gilgit-Baltistan. PTI is firmly committed to upholding the Constitution of Pakistan as the guarantor of the sovereignty and integrity of Pakistan. In a time of rising terrorist attacks and widespread disaffection on account of denial of 'will of people' that was expressed through the ballot box on 8 February, the Pakistan Tehreek-e-lnsaf is committed to a politics and vision of Pakistan that is inclusive and based on respect for the rights of ethnicities and denominations, without discriminations. Any attempt to move against the existence of the PTI as a political party, would be a negation of Article 17 of the Constitution and would constitute an assault on the stability of Pakistan.

3. An attempt to pack the Supreme Court of Pakistan through appointment of as many as four hand-picked Ad-hoc judges that also emerged. The intent behind such a move is clearly to re-arrange the Supreme Court of Pakistan given the resolute denial of unconstitutional desires of federal ruling regime by permanent members of the Supreme Court of Pakistan.

4. In view of the above referred judgment of the Supreme Court of Pakistan that has identified the serious wrong caused to the democratic policies by the Election Commission of Pakistan by preventing the participation of the Pakistan Tehreek-e-lnsaf as political party in the general election of 8 February 2024, and furthermore in view of the Election Commission of Pakistan facilitating as well as seeking to cover up the electoral fraud that was committed in a large number of constituencies across the country, it is hereby resolved that the Chief Election Commissioner and members of the Election Commission of Pakistan are

liable to be proceeded against under Article 6 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 and for above illegal acts the Chief Election Commissioner and four members of Election Commission may resign forthwith.

5. It is further resolved that the integrity of the Supreme Court of Pakistan not be compromised by the appointment of Ad-hoc judges hand-picked by the federal ruling regime.

6. It is further resolved that the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Assembly views with extreme concern the malicious intent of fraudulent federal ruling regime to move against the largest political party of the country, the Pakistan Tehreek- e-lnsaf, as any such move will lead to deepening of the political and economic crisis that the country is presently facing. Accordingly, the ruling federal regime is hereby called upon to desist from any such move which will be resisted with full political and legal force.

Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

(Applause)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, to move his next resolution.

Minister for Law: Resolution against Election Commission of Pakistan for violating the Constitution of Pakistan thereby attracting Article 6 of the Constitution coupled with demand of immediate resignation of Commissioner of Election Commission of Pakistan and its four members.

Mr. Speaker! This august House is strongly urged to adopt the resolution against Election Commission of Pakistan in blatant violation of Article 218 of the Constitution, thereby attracting Article 6 and we also demand that Election Commissioner and its all four members must resign immediately but not later than 20th July, contrary, a reference against them shall be filed before august Supreme Judicial Council of Pakistan, empowered under the Article 209 of the Constitution to proceed under such cases.

1) The Article 218 (3) defines the role of ECP, as it shall be the duty of the Election Commission to organize and conduct the election and to make such arrangements as are necessary to ensure that the election is conducted honestly, justly, fairly and in accordance with law, and that corrupt practices are guarded against the incriminating evidence put forward herewith clearly establishes that the Election Commission of Pakistan with malafide intention and by design rigged the election 2024 by meandering its results following lapses, failures, criminal breach of trust, intentional oversights and incidents bear testimony to support the position we have taken:-

(1) Overstepping of constitutional limits of 90 days. Punjab and Khyber Pakhtunkhwa Assemblies were dissolved on 14th and 18th January, 2023 respectively and under Article 224 of the Constitution, ECP failed to conduct the

election within the stipulated timeframe of 90 days.

(2) Illegal extended tenure of Caretaker Setup. ECP intentionally allowed caretaker setups to continue beyond the constitutional limits till 8th February, 2024, thus violated Article 224 of the Constitution.

(3) Partial and Biased Caretaker Setups planted on behest of Election Commission of Pakistan, Caretaker Cabinet was allowed by the Election Commission of Pakistan to have members like Fawad Hassan. Fawad served as PS to two former Prime Ministers of PML (N), Mr. Nawaz Sharif and Mr. Shahid Khaqan Abbasi. Umar Saif served under Mr. Shahbaz Sharif as Minister in Punjab, Mr. Sarfaraz, Senator Pakistan People Party and likewise Provincial Assemblies all have similar nature biased and unfair structures.

(4) Sealing of Pakistan Tehreek-e-Insaf Election offices. The Election Commission of Pakistan allowed caretaker setups to continue inflicting atrocities to PTI leaders and workers and failed to provide level playing field for election which included sealing of PTI offices across Pakistan. June, 2023, PTI Karachi and in December 2023 Punjab offices were illegally closed without due legal process on behest of Election Commission of Pakistan.

(5) Electoral Rolls and Polling Schemes Rigging, Free and Fair Election Network (FAFEN) in its report has made the observations of pre-poll rigging by Election Commission of Pakistan whereby 180 constituencies across National and Provincial Assemblies fail to meet the legal requirements of 10% variation in population. This violated the principles of equal suffrage endorsed by amendments to Election Act 2017. In violation of Section-27 and Section-37 of Election Act 2017, votes were haphazardly split between Constituencies and amongst polling stations.

(6) Media Censorship and Harassment of Journalists, in August 2022 PEMRA imposed ban on broadcasting live speeches of PM Imran Khan on 5th June, 2023 ban was imposed on even taking name or showing picture of PM Imran Khan. Arshad Sharif was brutally murdered in Kenya on October 23/2022 as he exposed the elite and establishment corruption and corrupt practices. Election Commission of Pakistan being constitutional regulatory body of Political Parties and system failed to ensure the fair play, meritocracy and justice in its aforementioned role.

(7) Snatching of Nomination Papers, out of many incidents across Pakistan 37 incidents were reported in Punjab, Mrs. Parvez Elahi was mistreated while submitting nomination papers and 74 years old mother of Mr. Usman Dar was physically abused and harassed during raid to keep her out of election race.

(8) Targeting Women Political Leaders/Workers, Seventy four women were illegally detained in Kot lukpat Jail, Lahore alongside popular leader like Dr. Yasmeen and Miss Aliya Hamza. The few other names who remained jailed up to six months and more are Ms: Tayyaba Umbareen, Ms: Fehmida, Ms. Rubina Jamshed and Ms: Afsha Bibi, Ms: Sumayya Asad, Arina Naseem and so on and so far. The democratic fiber of the Nation was eroded under the Constitutional

jurisdictions of ECP whereas it miserably failed to fulfill its legal and statutory obligations.

(9) Creating deterrence for Proposers/Seconders, proposers and seconders were arrested/ abducted to deny verification of nomination papers of Pakistan Tehreek-e-Insaf candidates who succeeded in getting their papers filed.

(10) Rejection of Nomination Papers, the Human Right Commission of Pakistan gave the report that PTI being dismembered in systematic manner and election process is being engineered as 90% of their nomination paper have been rejected. The 90% of ROs decision pertaining to rejection of papers were reversed by the Courts, speaks the malafide and biased conduct of Election Commission of Pakistan with blatant abuse to merit and fair play.

(11) Blockade of Access to internet during virtual gathering, PTI political activities started getting blocked on internet from May 2022 during rallies, jelsaz and reached to its peak in 2024 when on 7th June PTI virtual funding was completely blocked. PTI virtual rallies of 17th December, 2023 and 20th January, 2024 were disrupted by PTA according to Alp Toker, Director of net block targeting political activities on such a large scale through social media across is highly uncommon. According to live metrics provided by internet tracking agencies these disruptions raised concern about freedom of expression.

(12) Appointment of Executive Officers as ROs, Executive Officer who were instrumental inflecting atrocity on PTI were intentionally appointed with consent of ECP as ROs who later were found involved in fudging Form-45 and Form-47 in getting manipulated results. PTI requested to appoint judicial officers to bring greater transparency in election process which was stones walled by ECP.

(13) Denial of Election symbol "Bat" Women /Minority seats to PTI the decision of Supreme Court on Civil Appeals No.333/334 of 2021 and miscellaneous application 2920 of 2024 has clearly established the following allegation against ECP.

(a) The denial of 'Bat' symbol interpretation on Supreme Court decision by the ECP was blatantly and obviously obnoxious and ab initio void tantamount to mischief dishonestly and defective with consider intent. It overstepped rights of public in realm of Article17.

(b) Reserves seats distribution in the light of Article 51 read with Article 106 was declared void making it amply clear that ECP decision was against the laid down dictates of the Constitution of Pakistan.

(14) Denial of Election Campaigning to PTI, the imposition of Section-144 from 25th January to 12th February denied PTI to conduct election rallies. Amnesty International expresses grave concerns on widespread restrictions on peaceful assemblies of PTI and PTM (Pashtun Tahafuz Movement).

(15) Communication Blockade on Election Day, Communication blockade was made on 8th February which denied information required to be provided on 8300 by NADRA to the voters across the Country. The HRCP issued the stern call for restoration of communication and to take stern action against PTA.

(16) Denial of Polling Agent Entry, In several constituencies PTI polling agents were not allowed to enter the polling stations. FEFA reported that in 135 constituencies across Pakistan their observers were not allowed to visit the polling stations.
(17) Refusal of Issuance of Form-45, The PTI polling agents were not allowed to sit and also denied to have Form-45 on completion of polling process. The mainstream media at 03:00 AM reported as per Form-45 PTI independents had attained 154 seats. These numbers were given by Geo and Hum TV. The update was then stopped. The ROs as per law were required to compile results by 02:00 AM but the exercise went over to next two days. This was violation of Election Rules-2017.
(18) Consolidation Process, In almost all snatched constituencies of around eight in number of National Assembly PTI candidates were not, sorry of around eighty numbers of National Assembly PTI candidates were not allowed to enter ROs offices for consolidation in absolute violation of Election Laws.
(19) Confessional Statement of Commissioner Rawalpindi Liaquat Ali Chatta (reportedly is still missing), On 17th February Commissioner admitted the mass scale rigging of constituencies under his area of jurisdiction. This was followed by testimonial of about 14 prominent political figures like Lashkr-e-Raisani, Mehmood Khan Achakzai, Hafiz Naeem, Shahid Khaqan Abbasi and others regarding manipulation and clear majority winning of National Assembly and Punjab Provincial Assembly by PTI.
(20) International Watch Dogs, United States Institute of Peace and Report of Common Wealth Observers Group clearly declared meandering and casted shadow over conduct of Elections-2024.
(21) FAFEN Report, FAFEN reported that its observers were denied in 135 constituencies out of 260 by the ROs. All the provisions of Election Laws 2017 like consolidation of Form-47, provision of Form-48 were not adhered to. Likewise PILDAT Report: Delayed allocation of reserved seats, PILDAT demanded Election Inquiry Commission to probe into election malpractices.

Demands and position taken by Pakistan Tehreek-e-Insaf:

(i) The rigging of Election-2024 has resulted into political instability which is adversely affecting economic and internal security of the Country and its primary and basic reason is violation of Constitution of Pakistan and Election Laws, 2017 by ECP.

(ii) We hence demand immediate resignations of Election Commission of Pakistan, all members including Commissioner but not later than 20 July, otherwise, we shall move reference to Supreme Judicial Council based on above stated findings and facts pertaining to Election-2024.

Thank you Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that the Resolution moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: ابھی آنریبل منسٹر صاحب اور ہے ریزولیوشن ناں، ایک تو یہ ریزولیوشن لے لیتے ہیں، پھر اس کے بعد آنریبل منسٹر لاء ریزولیوشن اس کے لے لیں، یہ بس رہ گئی ہے۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): بس یہ مختصر سی ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: یہ مختصر ہے ذرا۔

وزیر قانون و خزانہ: یہ مختصر ہے جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Resolution regarding-----

جناب سپیکر: اپوزیشن کو فل ٹائم دیں گے جی، آپ بے فکر رہیں۔ ایک قرارداد، بس یہ ایک قرارداد اور لیتا ہوں۔

وزیر قانون و خزانہ: جناب سپیکر، بس بالکل بریف سی دو قراردادیں ہیں، اس کو ختم کرتے ہیں جی۔ جناب سپیکر، یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ وفاقی حکومت-----

جناب سپیکر: Rule suspended ہے، Already Suspended ہے، قراردادیں آپ بھی پیش کریں کوئی مسئلہ نہیں ہے ناں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آوٹ کر گئے)

وزیر قانون و خزانہ: جناب سپیکر، اس کے بعد یہ پانچ قراردادیں پیش کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم ختم کر لیتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں فوجی آپریشن عزم استحکام کی افواہیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے سے قبل جس طرح راہ ہموار کی جارہی ہے، قوم مسترد کرتی ہے اور جس طرح سے ہمارے وزیراعلیٰ صاحب اور پی ٹی آئی کے بانی چیئرمین جناب عمران خان صاحب نے واضح موقف اپنایا ہے کہ فوجی آپریشن کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں اور ماضی میں بھی اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے، بلکہ ملک میں اور خصوصاً صوبہ خیبر پختونخوا میں عوام کو شدید جانی و مالی نقصانات اٹھانا پڑے، لہذا کوئی بھی فیصلہ لینے سے قبل صوبائی حکومت اور اس کے منتخب ایوان کو اعتماد میں لیا جائے بصورت دیگر مطلوبہ نتائج حاصل ہونے کی بجائے شدید نقصان ہوگا جس کی تمام تر ذمہ داری وفاقی حکومت پر ہوگی۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. No آیا ہے تو

ایکHence, the resolution is passed by majority. There is one 'No'. Honourable Minister for Law, to move his resolution, please.

اچھا اکبر ایوب خان، جناب اکبر ایوب خان اور ڈاکٹر امجد صاحب، آپ، اپوزیشن ممبران جو ہیں، وہ ناراضگی کا انہوں نے اظہار کیا ہے تو جب تک یہ ریزولیوشن پیش کرتے ہیں، آپ اور زاہد چن زیب صاحب اور آپ یہ سارے چلے جائیں۔

Minister for Law: Resolution Regarding the Appointment of Ad-hoc Judges in Supreme Court of Pakistan:

We the elected Members of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa stand for upholding the independence of judiciary, rule of law.

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، ایک منٹ، ایک سیکنڈ۔

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. This is the last resolution. Resolution Regarding the Appointment of Ad-hoc Judges in the Supreme Court of Pakistan:

We the elected Members of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa stand for upholding the independence of judiciary, rule of law and Constitution of Pakistan 1973. The political situation of Pakistan after the full court majority decision of Supreme Court of Pakistan in civil appeal No. 333 and 334 of 2024 and CMA No. 2920 of 2024, dated 9th July, 2024 announced on 12th July, 2024 , in which Article 51 and Article 106 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 has been interpreted and the impugned order, dated 1st March, 2024 of Election Commission of Pakistan has been declared to be ultra vires of the Constitution of Pakistan, without lawful authority and of no legal effect. Similarly the impugned judgment, dated 25th March, 2024 of larger bench of Peshawar High Court is set aside and the Supreme Court of Pakistan declared that the denial of election symbol does not in any manner affect the constitutional and------

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن ہو گئی ہے نا۔

Minister for Law: Legal rights of political party to participate in an election, so Pakistan Tehreek-e-lnsaf (PTI) is a political party which won seats in National and Provincial Assemblies and after filing of the affidavits of being candidates of PTI and confirmation by the political party that the candidates contested the general and provincial election as its candidates, the said seats be counted as seats of PTI and PTI shall within fifteen days filed list of candidates for the reserved seats of women and minorities then the Election Commission of Pakistan would be bound to notify as per proportionate to the general seats secured by PTI and reserved seats as their members.

2. In order to frustrate the said judgment of the Supreme Court of Pakistan any act either in shape of appointment of four Ad-hoc Judges would be construed as motivated to pack the Court and undermine the independence of judiciary. That for appointment of Ad-hoc judges, the law is provided under Article 182 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 which is intended to be a temporary measure. The proposed Ad-hoc appointments will be seen as an

attempt to pack the Court thereby affecting the judiciary composition and decision rather than addressing the systematic issues as alleged case backlogs. There are a lot of National and International crises in our Country and the said appointments would create new crisis in our Country, Pakistan. We the Members of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa think that if Supreme Court of Pakistan does not want to make other crises, the senior judges of the High Courts can well be elevated to the Supreme Court of Pakistan as already meeting of Judicial Commission of Pakistan is scheduled for 19th July, 2024. When democracy and rule of law is seriously been undermined in Pakistan, such appointments will have serious impact on Constitutional issues, as we the Members of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa are seeing the matter with great concern, as already Review Petition against the full court majority judgment of reserved seats has been filed and we apprehend that this could lead to attempt to undermine the judiciary's independence for political purposes and such actions might erode public trust in the judicial system which would have long-lasting detrimental effects on the rule of law in Pakistan and such attempts would bring our beloved Country Pakistan to extreme disasters.

3. That for appointment of Ad-hoc Judges to the Supreme Court, Article 182 starts with the sentence "If at any time it is not possible for want of quorum of Judges of the Supreme Court to hold or continue any sitting of the Court, or for any other reason it is necessary to increase temporarily the number of Judges of the Supreme Court," which means that no such like situation is present, and we the elected Members of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa would construe the same to be done only for political purposes.

4. In light of the above, we the elected Members of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa call upon the Judicial Commission and Parliamentary Committee, not to endorse these appointments. We the elected Members of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa further call upon the honourable (retd) Justices to reject their appointments of the Ad-hoc judges of the Supreme Court of Pakistan.

Thank you, Mr. Speaker.

<u>Mr. Speaker:</u> Is this the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed by the majority.

جناب عدنان قادری صاحب، محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ کے شوہر فوت ہوئے ہیں، باجوڑ دھماکے میں شہید ہونے والے سینیٹر ہدایت اللہ خان، ہدایت خان اور شہداء کے لئے اور آج بنوں اور وزیرستان میں شہید ہونے والے بھائیوں کے لئے آپ دعا کرلیں۔

<u>جناب محمد عدنان قادری (وزیر اوقاف، حج، مذہبی امور):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

وزیر اوقاف، حج، مذہبی امور: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ! ہماری محترمہ کے اور جناب سینیٹر ہدایت اللہ صاحب اور بنوں میں جو حالیہ جتنے واقعات میں شہداء ہیں، باجوڑ کے اور دیگر جتنے ہمارے شہداء ہیں، اللہ کریم سب کے درجات بلند فرمائے اور پشتو کے شاعر اور Motivated person گیلہ من وزیر شہید، اللہ کریم ان کی بھی مغفرت فرمائے، سب کے درجات بلند فرمائے، جتنے ہمارے ہیں۔ اس کے علاوہ جتنے ہماری سیکیورٹی فورسز کے لوگ جو ڈیوٹیوں پر تھے، بیچارے پولیس کے نوجوان اور جتنے فورسز کے نوجوان جو بیچارے ڈیوٹی پر تھے اور اس موقع پر حفاظت فرما رہے تھے، ان سب سمیت ہمارے جتنے شہداء ہیں، اللہ کریم ان کی مغفرت فرمائے اور اس ملک میں امن کی فضا قائم فرمائے، ہمارے صوبے میں یہ بدامنی کے جو تمام تر واقعات ہیں، اللہ کریم ان سے ہمارے صوبے کو نجات عطا فرمائے اور ہمیشہ کے لئے امن و آشتی کا گہوارہ بنائے ۔ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

جناب سپیکر: اچھا، جناب عدنان خان، ایک دو ریزولیوشنز اگر آپ اجازت اب دیں تو پھر میں وہ لے لوں، نہیں تو نہیں لیتا، ہاں یہ ایک سیکنڈ یہ کونسی ہے؟

جناب فضل الہٰی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی فضل الہٰی خان۔

جناب فضل الہٰی: تھینک یو سپیکر صاحب، شکریہ۔ چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا اپنی بجلی پیداوار میں خود کفیل ہے اور جس کی پیداواری لاگت دو سے تین روپے فی یونٹ پڑتی ہے جبکہ یہی بجلی واپڈا کی جانب سے خیبر پختونخوا کے عوام کو ستر (70) سے اسی (80) بلکہ آج جو نئے ریٹس یہاں سپیکر صاحب، وہ سو (100) تک پہنچ گئے ہیں، اس کے حساب سے فروخت کی جا رہی ہے جو کہ سراسر ظلم اور ناانصافی پر مبنی ہے۔ قانون اور آئین کے مطابق صوبے کی پیداوار پر پہلا حق اسی صوبے کے عوام کا بنتا ہے، لہٰذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے غریب عوام کو بجلی دس سے پندرہ روپے فی یونٹ کے حساب سے فراہم کر کے صوبے سے لوڈشیڈنگ کا مکمل خاتمہ کیا جائے اور صوبے کے مختلف ڈیموں سے حاصل ہونے والی اضافی بجلی کو ملک کے دوسرے صوبوں کو فراہم کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ان کو آپ کی قرارداد پیش ہو گئی ہے۔

جناب فضل الہٰی: سر، ایک بات Add کروں گا اس میں۔

جناب سپیکر: ایک بات کریں گے۔

جناب فضل الہٰی: جی ہاں۔

جناب سپیکر: ایک بات ہی کریں گے۔

جناب فضل الٰہی: ہاں جی، ایک بات۔ جناب سپیکر، یہاں پر جو ہماری خیبر پختونخوا کی بجلی ہے، وہ یہاں پانی سے ہم پیدا کرتے ہیں، جو اور صوبوں میں اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے جیسے کوٹ ادو کا ہو گیا یا اور جو پلانٹس ہیں، اس میں یہ بجلی پچاس ساٹھ روپے فی یونٹ اور وہ یونٹس بند پڑے ہوئے ہیں اور لوگوں کو اور اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اربوں روپے کی ان کو Payment دی جاتی ہے، لہذا میری درخواست ہے اپوزیشن کے بھائیوں سے، مولانا صاحب سے، اگر آپ اجازت دیں تو میں چل کر اپنے اس غریب عوام کی خاطر جا کر ان کے قدموں پر ہاتھ رکھنے کے لئے تیار ہوں کہ خدا کے لئے ہمارا ساتھ دیں اور یہ جو ظلم ہے خیبر پختونخوا کے عوام کے ساتھ، اس کو بند کیا جائے۔ (تالیاں) اس کو بند کیا جائے، ہم خیبر پختونخوا کے عوام پہلے دہشت گردی کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔

جناب فضل الٰہی: پہاڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں، لہذا میری درخواست ہے کہ اس کو جلد نہ ہو کہ میں میڈیا سے بھی درخواست کروں گا کہ اس کو ہم باہر جا کر، اور ایک ایک گلی اور محلے میں جا کر ہم اپنا حق وصول کریں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Azam Khan, MPA, to move his resolution.

ثوبیہ شاہد صاحبہ کی بھی ہے۔ اعظم خان کا مائیک On کریں بھائی۔

جناب محمد اعظم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں قرارداد پیش کرتا ہوں، پاکستانی اساتذہ کرام جن میں میل اور فیمیل اساتذہ کرام شامل ہیں جو کہ پچھلے چالیس سالوں سے افغان مہاجرین کے لئے پرائمری سکولوں میں تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے پاکستانی نصاب پڑھا رہے ہیں، صوبہ بھر میں موجودہ افغان پرائمری سکولز میں پاکستانی میل اور فیمیل اساتذہ کرام کی تعداد تقریباً دو سو (200) سے زائد ہے، افغان مہاجرین کے حوالے سے ایڈمنسٹریشن سٹاف بھی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے جن میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن، ویلج ایڈمنسٹریشن، کلرکس، کلاس فور اور سیکورٹی سٹاف بھی اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے اور یہ باقاعدہ ریگولر ہو چکے ہیں۔ یہ تمام سٹاف ڈیوٹیاں افغان مہاجرین کے حوالے سے ادا کر رہا ہے جبکہ ان کی تنخواہیں پنشن اور دیگر مراعات حکومت خود ادا کر رہی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ افغان مہاجرین کے لئے پرائمری سکولوں میں تدریس کا فریضہ سرانجام دینے والے اساتذہ کرام کو بھی ریگولر کیا جائے اور آئندہ پرائمری سکول اساتذہ کے لئے آنے والی سیٹوں پر ضم کیا جائے، نیز انہیں بھی ایڈمنسٹریشن سٹاف کے طرز پر حکومت تنخواہیں پنشن اور دیگر مراعات دے۔

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mohtarma Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ہر گاہ کہ طلباء ملک کا ایک قیمتی اثاثہ ہیں، سول سیکرٹریٹ پشاور میں بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے اگر طلباء کسی کام کے سلسلے میں سول سیکرٹریٹ پشاور آ جائیں تو بہت زیادہ پریشان ہونے کے ساتھ بیچاروں کو تو پتہ ہی نہیں کہ میرا کام جس محکمے میں ہے اور کس سے پوچھیں اور کدھر جائیں؟ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں طلباء کی آسانی کے لئے "سہولیات ڈیسک" قائم کی جائے تاکہ طلباء کا قیمتی وقت بچنے کے ساتھ ساتھ سہولت بھی میسر ہو اور اس کے ساتھ ان کے مسائل بھی بروقت حل ہو سکیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Shah Abu Turab Khan, to please move his resolution.

جناب شاہ ابوتراب خان بنگش: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی توجہ ایک خاص ایشو کی طرف (دلانا چاہتا ہوں)۔ محکمہ زکوٰۃ و عشر خیبر پختونخوا کے کنٹریکٹ ڈیلی ویجز ملازمین اپنی خدمات بڑی ایمانداری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں اور محکمے میں ان ملازمین کا بڑا اہم Role ہوتا ہے۔ سپیکر صاحب، محکمہ زکوٰۃ و عشر کے کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز سینکڑوں ملازمین اس شدید مہنگائی کے دور میں بھی گزشتہ تیرہ (13) مہینوں سے تنخواہوں سے محروم ہیں جس کی وجہ سے ان ملازمین کے کچن بہت مشکل سے چلتے ہیں اور یہ ملازمین دکانداروں کے بھی مقروض ہو چکے ہیں۔ سپیکر صاحب، ان میں ایسے کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین بھی ہیں جو گزشتہ پندرہ سال سے زائد عرصے سے کام کر رہے ہیں لیکن تاحال مستقل نہیں ہوئے جبکہ ان ملازمین کی عمر اب دوسری نوکریوں کے لئے بھی اہل نہیں ہے۔ سپیکر صاحب، مذکورہ ملازمین سے کئی بار اپنے محکمے نے تصدیق شدہ تعلیمی کوائف اور دیگر ضروری ڈاکومنٹس اکٹھی کیں اور ان کے ساتھ بار بار مستقل کرنے کے وعدے بھی کئے جا چکے ہیں لیکن تاحال معاملہ وہی جوں کا توں ہے، So سپیکر صاحب، آپ سے گزارش ہے۔

جناب سپیکر: شاہ ابوتراب، سپیکر سے نہیں حکومت وقت سے ہے۔

جناب شاہ ابوتراب خان بنگش: سر، آپ ہی Forward کریں گے ناں سر۔

جناب سپیکر: نہیں، اس ایوان کے ذریعے آپ حکومت وقت کو یہ کہیں گے۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: وہ ٹھیک ہے سر، حکومت کو آپ ہی Higher، یہاں پہ Competent Authority آپ ہی ہیں ناں سر، تو آپ ------۔

جناب سپیکر: نہیں، House is the competent ، یہ ایوان جو ہے حکومت سے سفارش کرتا ہے، اس طرح کہیں آپ۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: حکومتی وقت سے گزارش ہے کہ محکمہ زکواۃ و عشر کے کنٹرکٹ ملازمین کے ساتھ ساتھ تمام جتنے بھی ملازمین ہیں اور جن کی تنخواہیں ریلیز کی ہیں جبکہ ان کو مستقل کرنے کے لئے باضابطہ طور پر Ruling دی جائے تاکہ متعلقہ محکمہ اس پر جلد عمل درآمد شروع کر سکے۔ مشکور رہوں گا، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب سپیکر: جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میں مشکور ہوں آپ کا اور جناب مولانا صاحب کا اور اپنے تمام اراکین کا کہ آپ نے بڑے اچھے طریقے سے ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔ بہت شکریہ جی۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ پہلے تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ جو ریزولیوشن یہاں پہ Read ہو رہی تھی، اس کے بارے میں آپ کو Rule 125 کا حوالہ دیتا ہوں، اس میں سر، آپ Clause 3 ,4, 5 & 6 ذرا پڑھ لیں تو اسی کے مطابق اگر ریزولیوشن یہاں پہ پیش کی جائے اور اسی کے مطابق پاس کی جائے تو اس ہاؤس کا جو Decorum ہے، اس ہاؤس کی جو ہماری رولز اینڈ ریگولیشنز اور پروسیجر کی جو کتاب ہے، اس سے تھوڑا حوالہ دیا کریں، میں چونکہ آپ کو Rules کا حوالہ دے رہا ہوں سر، پھر اس میں اگر آپ Clause 3 کو دیکھ لیں "It shall be clearly and precisely expressed and shall raise substantially one main definite issue." اور اس میں سر، پھر آپ نے کسی کو وہ نہیں کرنا میں یہ نہیں کہتا ہم آپ کے ساتھ پاس کرتے جا رہے ہیں، ہمارا یہ کوئی ایشو نہیں ہے لیکن کم از کم یہ ہماری Rules کی کتاب ہم نے ہی بنائی ہے، ہمیں اس کا پاس رکھنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اس میں کس چیز پہ آپ کو اعتراض ہے؟ ذرا مجھے بھی سمجھائیں۔

جناب عدنان خان: سر، یہ آپ یہ Clause 3 پڑھ لیں، 4 پڑھ لیں، 5 پڑھ لیں، 6 پڑھ لیں سر، آپ کو خود پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر: ذرا پڑھ لیں، پڑھ کر مجھے بتائیں تاکہ ایوان بھی سن لے آپ پڑھ لیں۔

جناب عدنان خان: سر، اس میں ایک Definite۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 125 کو ہی پڑھ لیں، پورے کو پڑھ لیں۔

جناب عدنان خان: سر، آپ ذرا پڑھ لیں، یہ سارے عوام سے میں کہہ رہا ہوں کہ سامنے کمپیوٹر کے اوپر پڑی ہوئی ہے وہ پڑھ لیں تو وہ دیکھ لیں گے کہ ان کی اتنی پی ایچ ڈی کی کتاب جو ہے ناں ہم ریزولیوشن کے Through پیش کر رہے ہیں اور پاس کر رہے ہیں، اس طرح تو سر نہیں ہوتا، ریزولیوشن کی تو اپنی ایک معیار ہوتی ہے، میں اس لئے سر Rules کا حوالہ دے رہا ہوں اور دوسری بات سر، ابھی چلو یہ تو ہو گئی، پاس ہو گئی لیکن میں نے ہاؤس کی وساطت سے آپ کے Rules کے مطابق میں نے یہ Quotes کئے ہوئے ہیں سر، میں نے Point of order پہ بات کرنا چاہی۔

جناب سپیکر: جناب۔

جناب عدنان خان: میرا بنوں سر، لہولہان ہے جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ بات کریں آپ۔

جناب عدنان خان: وہاں پہ سر، آپ کا منسٹر صاحب بھی جو ہے، پختون یار، وہ بھی Bed کے اوپر پڑا ہوا ہے لیکن سر، آپ مجھے موقع نہیں دے رہے تھے، میں نے کہا صرف میں دو تین منٹ بات کر لوں، بنوں میں امن جرگہ منعقد ہوا تھا جو چیمبر آف کامرس نے منعقد کیا ہوا تھا، اس میں میں نے بھی شرکت کی، میں سیدھا ادھر سے ہی آ رہا ہوں۔ سر، پورا بنوں شٹر ڈاؤن ہڑتال پہ تھا، پورے بنوں سے عوام اسی طرح ابل رہے تھے، لوگ ٹولیوں کی شکل میں آ رہے تھے، گھروں سے نکل رہے تھے، گھر میں کوئی بھی نہیں رہ چکا تھا، سارے لوگ چاہے جو بوڑھے تھے، جوان تھے، چھوٹے بچے تھے، وہ سارے امن کا نام لے کر امن کا جھنڈا تھامے ہوئے پریڈ گیٹ آ رہے تھے۔ تو جب میں وہاں پہ موجود تھا، میں نے وہاں پہ سپیچ کی ہے تو میں نے وہاں سے اجازت مانگی ہے اور لوگ جوق در جوق آ رہے تھے، کس لئے؟ امن کے لئے، اور کوئی نعرہ نہیں تھا، کوئی پارٹی نہیں تھی، کوئی پارٹی نہیں تھی، نہ پی ٹی آئی تھی نہ جے یو آئی تھی، نہ نون لیگ نہ پیپلز پارٹی، ہم سب ایک پلیٹ فارم پہ وہاں پہ امن کا نعرہ لگا رہے تھے، کسی کا جھنڈا بھی Allowed نہیں تھا، صرف امن کا سفید جھنڈا تھا لیکن سر، افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر صاحب، جب میں کوہاٹ تک پہنچا ہوں تو مجھے میسجز آئے ہیں کہ وہاں پہ عوام پہ گولیاں چلی ہیں، بیس کے قریب ہمارے زخمی ہوئے ہیں، اسی طرح شہداء کی تعداد ہے لیکن اس عوام کو پتہ نہیں، چپ کی سادھ ہوئی ہے، وہ صرف اپنی قرارداد، ہم قراردادوں میں آپ کے ساتھ ہیں، ہم عمران خان کی رہائی کے ساتھ ہیں، ہم جو فراڈ الیکشن ہے اس میں آپ کے ساتھ ہیں، (تالیاں) ہم سب باتوں میں آپ کے ساتھ ہیں لیکن خدارا ہمارا خون بہہ رہا ہے، اس کے لئے ہمیں وقت یہاں پہ نہیں مل رہا ہے، ہماری بات کوئی سن نہیں رہا ہے سر، یہ آج میرے اوپر نہیں ہے، ان شاءاللہ میں سینہ تانے گولی کے لئے تیار ہوں، یہ نہیں ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں ہیں، ان شاءاللہ ہم چپ کے نہیں پھریں گے، ان شاءاللہ ہم سینے پہ گولی کھائیں گے لیکن امن اپنے لوگوں کو دیں گے، اپنے علاقے کو دیں گے، اپنے غریب عوام کو امن دیں گے، ہمیں فنڈ نہیں چاہیئے، ہمیں پوسٹنگز / ٹرانسفرز سے کوئی سروکار نہیں ہے، چاہے آپ لوگ پوسٹنگز /

ٹرانسفرز کرتے رہیں، چاہے آپ ہمیں فنڈ نہ دیں لیکن خدارا گورنمنٹ سے ہم امن کی بھیک مانگ رہے ہیں، ہمیں امن دیا جائے، (تالیاں) اس طرح نہ ہو کہ وہاں پہ یہ واقعات ہو گئے ہیں، وہاں پہ بنوں سٹیڈیم لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے، ابھی بھی بھرا ہوا ہے، آپ وہاں پہ چیک کر لیں لیکن خدارا میں تحریک انصاف کی حکومت سے انصاف کے لئے جھولی پھیلا رہا ہوں، اس ایوان میں اپنے خون کے لئے، اپنے جو بنوں کے عوام کا خون بہا ہے، اس کے لئے بھیک مانگ رہا ہوں، خدارا ہماری باتوں کو دھیان دیا کریں، ہماری باتوں کو سیریس لے لیں، یہ میں نے پچھلے بجٹ کے سیشن میں بھی یہی بات کہی تھی، میں نے منسٹر صاحب کو Point out کیا ہوا تھا کہ یہ جو میریان میں واقعہ ہوا ہے، یہ صرف میریان میں نہیں ہے، یہ پورے بنوں کو لپیٹ میں لے گا، یہ پورے خیبر پختونخوا کو لپیٹ میں لے گا، یہ پورے پاکستان کو لپیٹ میں لے گا، یہ بدامنی صرف میرا مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، اگر اس کے لئے ہم نے مؤثر اقدامات نہیں اٹھائے تو آج ہم یہاں پہ جو بول رہے ہیں، شاید ہماری بولتی بھی بند ہو جائے۔ میں نے اپنی گاڑی میں اپنے 'انکل' کی لاش اٹھائی ہے، 2013 میں میرے اوپر دھماکہ ہوا ہے، میں نے اپنی گاڑی میں دو شہیدوں کی لاشیں اٹھائی ہیں، چھ زخمیوں کی لاشیں اٹھائی ہیں، تین مہینے میں Bed پہ پڑا رہا اور کس نے Responsibility لی میری؟ میں ڈنکے کی چوٹ پہ کہتا ہوں، احسان اللہ احسان نے لی تھی، کدھر ہے وہ احسان اللہ احسان؟ وہ کس طرح چھوٹ گیا ہے؟ ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں ہیں، ہم بھتہ خوروں کو بھتہ دینے والے نہیں ہیں، شکر الحمدللہ غیرت بھی ایک چیز ہوتی ہے جناب سپیکر صاحب، غیرت کے لئے مر جائیں گے لیکن کسی کو بھتہ نہیں دیں گے۔ (تالیاں) کسی کی غلط بات کو نہیں مانیں گے لیکن آج جو بنوں میں ہوا ہے، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ یہاں پہ تصادم ہو جائے اداروں کے درمیان، عوام کے درمیان، اس کا کوئی Solution نکلنا چاہیئے، میرے ہیلتھ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں سے ہدایات جاری کر دیں ہاسپیٹلز میں کہ وہ مؤثر اقدامات کر لیں زخمیوں کے لئے کیونکہ آپ کے منسٹر صاحب بھی وہاں پہ Bed پر پڑے ہوئے ہیں، وہ بیچارے بھی خون دینے کے لئے گئے تھے، وہ بیچارے وہاں پہ Bed پہ لیٹ گئے، تو دل میں باقی کافی چیزیں ہیں لیکن سر، یہ صرف تقریر کی حد تک نہیں ہے، میں آپ کی Ruling چاہتا ہوں، میں آپ سے ایک جرگہ چاہتا ہوں کہ یہ جو امن پاسون تھا، اس کے اوپر یہ جو فائرنگ ہوئی ہے، یہ جو واقعات ہوئے ہیں، اس کی شفاف طریقے سے انکوائری ہونی چاہیئے کہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات رونما نہ ہوں اور آئندہ کے لئے پُرامن لوگوں کے اوپر کیونکہ اس میں بچے بھی ہیں سر، تو جناب سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ اس پورے ایوان سے اور آپ کی Chair سے اس طرح کی Ruling کی، اس میں اس طرح نہ ہو کہ بے گناہ لوگوں کو پھنسایا جائے اور بے گناہ لوگ اس میں کیونکہ مرتے بھی ہم ہیں اور جیلیں بھی ہم کاٹتے ہیں، یہ چیز میں ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی بے انصافی نہ ہو، انصاف کی حکومت سے ان شاءاللہ مجھے انصاف کی توقع ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، اگر الفاظ میں کوئی غلطی کوتاہی ہوئی ہو تو میں معافی چاہتا ہوں، بہت مہربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب مولانا لطف الرحمن صاحب

جناب لطف الرحمان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بڑی مہربانی جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے بڑی دیر کے بعد ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، اس وقت تو میں جب Point of Order پہ بات کرنا چاہتا تو اس وقت یہ جو قرار دادیں پیش ہو رہی تھی اس حوالے سے میں نے بات کرنا تھی لیکن آپ نے بات کی اجازت نہیں دی اور ہم سمجھتے ہیں کہ اسمبلی کو چلنا چاہیے باوقار طریقے سے اور آپ Custodian ہیں اس اسمبلی کے اور آپ صرف حکومت کے سپیکر نہیں ہیں، آپ تمام اسمبلی کے سپیکر ہیں، تو آپ نے اس حوالے سے اپوزیشن کی بات بھی سننی ہے اور حکومت کی بھی بات سننی ہے لیکن ہم نے اس اسمبلی کے وقار کو آگے بڑھانا تھا اور آپ سے ریکویسٹ کرنا تھی کہ جس انداز میں یہ Rules suspend ہوئے اور کتنی قرار دادوں کے لئے Suspend ہوئے، تو اس حوالے سے ہم بنیادی بات کرنا چاہتے تھے لیکن آپ نے ہماری بات نہیں سنی تو وہ گلہ اپنی جگہ پہ ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو عدنان خان نے بات کی ہے، انتہائی اہم بات ہے، ہم کہاں پہ لے کر جا رہے ہیں اپنے ملک کو، اپنے صوبے کو؟ ہم ایک خون آلود مستقبل اپنی قوم کو دے رہے ہیں، خون آلود مستقبل، یہ تقریباً بیس سال کا عرصہ اس میں گزرا ہو گا کہ ہمارا صوبہ ہے یا آپ پاکستان کے حوالے سے بات کریں یا بلوچستان کے صوبے کی بات کریں، ہر جگہ تقریباً حالات اس انداز میں چلے ہیں کہ سکون کا سانس کبھی آپ کی قوم نے نہیں لیا، انتہائی تکلیف دکھ درد میں وقت گزارا، لوگوں کے کاروبار سبوتاژ کئے، لوگوں کے گھر اجڑ گئے، میں صرف عام لوگوں کی بات نہیں کر رہا، سیکورٹی فورسز کی بات بھی کر رہا ہوں کہ بہت لاتعداد ہمارے سیکورٹی فورسز کے لوگ شہید ہوئے اور ہمارے عام لوگ بھی جتنے اس میں شہید ہوئے اور پارٹیوں کے ذمہ داران جو اس میں شہید ہوئے، تو ہم نے کب تک یہ لاشیں اپنے کندھوں پہ اٹھانی ہیں اور ہم کب تک اپنی قوم کو، لوگوں کو ہم پر امن زندگی دے سکتے ہیں جو عام معاشرے میں سر اٹھا کر وہ جی سکیں اور وہ اپنی زندگی اپنے لوگوں کے ساتھ اپنے رشتے داروں کے ساتھ احسن طریقے سے گزار سکیں؟ جو عام انسانیت کی جو ضرورت ہے اس کے مطابق زندگی گزار سکیں جناب سپیکر، لیکن ہم آج تک ان کو وہ کچھ نہیں دے سکے کہ جس سے وہ سر اٹھا کر زندگی گزار سکیں۔ ہم عوام کی یہاں پہ نمائندگی کرتے ہیں، پوری اسمبلی نمائندہ اسمبلی ہے پورے صوبے کی، لیکن ہم اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کر سکتے، آپریشنز ہوئے، آپریشنوں کے جو نتائج آئے، ہم نے تو نتائج پہ بات کرنی ہے کہ آپریشنز تو ہم نے بہتر نتائج کرنے کے لئے کئے ہیں تاکہ ان کے بہتر نتائج نکل سکیں لیکن اگر آپریشن سے نتائج نہیں نکلے اور آپریشن کے بعد بھی دہشت گردی میں بڑھاؤ آیا ہے اور امن کو استحکام نہیں ملا جناب سپیکر، تو پھر ہمیں تو سوچنا پڑے گا ناں کہ اس آپریشن کے نتائج اگر قوم کے حق میں نہیں آتے تو پھر اس کا کوئی بہتر حل تلاش کرنا ہو گا ناں اور ہم نے کیا ایسی غلطی کی ہے، کیا ایسی غلطیاں کی ہیں کہ جن غلطیوں کی بنیاد پہ ہم نے آج اپنے پاکستان کو کہاں پہ لاکھڑا کر دیا؟ آج سیاسی استحکام نہیں ہے، آج معاشی استحکام نہیں ہے جناب سپیکر، آج امن وامان کا مسئلہ بنا ہوا ہے اور جناب سپیکر، اگر سیاسی استحکام نہیں ہو گا تو پھر ظاہر ہے کہ پھر معیشت کا استحکام بھی نہیں ہو گا اور Law and Order کی Situation وہ تو صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن اگر ہم اس کو بھی نہیں کر سکیں گے اور وہ بھی ہم اگر قوم کو امن نہیں دے سکیں گے، ہم اگر قوم کو اچھا ماحول اور پر امن کاروبار کے لئے، تجارت کے لئے ماحول

نہیں دے سکیں گے، اگر آج آپ کے تمام تجارتی لوگ آپ کا صوبہ چھوڑ کر، پاکستان چھوڑ کر ملک سے باہر جا رہے ہیں، آپ کا صوبہ تو چھوڑ کر چلے گئے ہیں لیکن ہم نے ان کو کوئی تحفظ نہیں دیا جناب سپیکر، ہم نے آپریشن کے نتائج میں کوئی بہتر Solution نہیں دیا اپنی قوم کو، تو اب اگر پھر دوبارہ آپریشن کی بات ہو رہی ہے اور پوری قوم اس کو نہیں مان رہی اس آپریشن کو، تو آخر کہیں تو Flaw ہے، کہیں پہ تو غلطیاں ہیں کہ جس غلطیوں کا ازالہ بھی ہونا چاہیئے، اس کی نشاندہی بھی ہونی چاہیئے تب جب ہم اس پہ کامیاب ہوں گے، تو ہم قوم کو بہتر مستقبل دے سکتے ہیں لیکن اگر ایسا ماحول ہو گا تو کبھی قوم Trust نہیں کرے گی، اعتماد نہیں کرے گی جناب سپیکر، اپنے ہی اداروں پہ وہ اعتبار نہیں کرے گی کہ آیا پچھلے جو آپریشنز ہوئے، ان کے نتائج کیا نکلے اور اگلا اگر آپریشن ہو گا تو اس کے کیا نتائج کیا نکلیں گے؟ تو جناب سپیکر، ہماری ذمہ داری بنتی ہے، ہم نے ایسے آنکھیں بند کر کے ان کو اجازت تو نہیں دینی کہ اسمبلی میں کوئی بات نہیں آئی، اگر ہم ایپکس کمیٹی میں بیٹھ کر ان کو اگر Approval دیں گے آپریشن کی تو اس سے مسئلہ حل نہیں ہو گا جناب سپیکر، اس پہ بیٹھنا پڑے گا، اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنا پڑے گا، غلطیوں کی نشاندہی کرنا پڑے گی اور اس ماحول سے نکلنا پڑے گا جناب سپیکر، یہ ہماری سب کی ذمہ داری ہے ورنہ پھر ملک کہاں پہ جا رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آج اگر آپ دیکھیں کہ بنوں میں اگر اتنی دنیا نکلی ہے، آپ اس کو دیکھیں، ہم نے تو سوشل میڈیا پہ اس کو دیکھا، یہ جو موجودہ حالات، ابھی جو عدنان خان اس کو بیان کر رہا تھا کہ پیچھے شہید ہوئے ہیں لوگ، اموات ہوئی ہیں، ان پہ گولیاں برسی ہیں تو آخر گولیاں کیوں چلائی گئیں، کس نے چلائیں؟ یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے؟ ایک پرامن، امن کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر ان پہ گولیاں کس نے چلائیں؟ تو آخر اس کی نشاندہی تو ہو گی ناں کہ غلطیاں کون کر رہا ہے اور کیوں ہو رہی ہیں یہ غلطیاں؟ امن کا جھنڈا لے کر امن مانگنے نکلے ہیں، پرامن احتجاج ہو رہا ہے اور اس پہ گولیاں برسائی جا رہی ہیں، کیا اس کا مطلب ہم یہ سمجھیں کہ، گولیاں برسانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اور ابھار دیا جائے اور اس میں ایک Violence کی طرف احتجاج جائے، ہم کیوں یہ چاہتے ہیں، ہم کیوں ان مسائل کو اس انداز میں اگر ہم نے حل کرنے ہیں تو پھر اس کے نتائج بھگتنے تو ہم سب کو ہیں، یہ تو نہیں ہے کہ صرف مجھے بھگتنے ہوں گے، آپ سب کو بھگتنے پڑیں گے، لہذا ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اس مسئلے کو فوری طور پر حل ہونا چاہیئے اور ان لوگوں کا مداوا ہونا چاہیئے، ہم روز لاشیں کندھوں پہ اٹھا کر قبرستان میں جائیں گے تو اس سے تو آپ کا ماحول ٹھیک نہیں ہو گا، اس سے تو مزید خرابیاں پیدا ہوں گی جناب سپیکر، اور ہم کہاں پہ لے کر جا رہے ہیں؟ اس کا حل ہمیں اپنا اس کو ڈھونڈنا پڑے گا، لہذا ہماری یہ ضرورت ہے، ٹھیک ہے قراردادیں ہوں گی، وہ اپنی جگہ پہ ٹھیک ہے، ہم نے ان قراردادوں سے اختلاف نہیں کیا لیکن یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے، سب سے زیادہ اہم ہے کہ ہم ایک پرامن ماحول میں رہ کر ہی بہتر مستقبل کے فیصلے کر سکتے ہیں۔ یہاں پہ اگر ایسا نہیں ہو گا تو پھر ہم کوئی فیصلے کرنے کی ہم پہ قوم اعتماد ہی نہیں کرے گی کہ ہم مسائل کو حل کرنے کے لئے بیٹھے بھی ہیں یا ہماری ذمہ داری بھی ہے یا ان ذمہ داریوں کو ہم حل بھی کر سکتے ہیں یا ہمارے پاس یہ اختیار بھی ہے کہ نہیں ہے، ان ساری چیزوں کو Address کرنا اس اسمبلی کی ذمہ داری ہے، اس حکومت کی ذمہ داری ہے، تو ہمیں اس فرض کو صحیح معنوں میں ادا کرنا ہو گا ورنہ حالات ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے، سیاسی طور پر ہمارے ہاتھ سے حالات نکلے ہوئے ہیں، ہم نے جمہوریت کو انتہائی کمزور درجہ پہ لے گئے ہیں،

معاشی طور پر ملک کہاں پہ کھڑا ہے؟ آج ڈالر کتنے اس پہ کھڑا ہے اور ہم آئی ایم ایف کے دائرے میں پھنسے ہوئے ہیں، اس دائرے سے ہم نکل نہیں سکتے، اس قرض سے ہم نکل نہیں سکتے، آئی ایم ایف کی بنیاد پر پہلے لوگ، پہلے ہماری اسمبلیاں ہماری حکومتیں کبھی آئی ایم ایف کا ذکر نہیں کرتی تھیں جناب سپیکر، کہ ہم نے آئی ایم ایف کی بنیاد پہ بجٹ بنایا ہے لیکن آج آپ کو اسمبلی کے فلور پہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے آئی ایم ایف کی بنیاد پہ بجٹ بنایا ہے جناب سپیکر، تو اگر ہم اس دائرے سے نہیں نکل سکتے، تو وہ بنیادی بات یہ ہے کہ سیاسی استحکام ہو، ہم الیکشن کرتے ہیں تو دھاندلی زدہ الیکشن کرتے ہیں، ہم قوم کے ووٹ کی عزت نہیں کر سکتے، ہم اپنی قوم کے ووٹ کی بنیاد پر ہم اسمبلی نہیں بنا سکتے، ہم اپنی قوم کے ووٹ کی بنیاد پر حکومتیں نہیں بنا سکتے، جن کے پیچھے قوم کی طاقت نہ ہو جناب سپیکر، وہ حکومتیں نہیں چلا کرتیں، وہ سیاست وہ استحکام نہیں بخشتی، وہ اسمبلیاں مستحکم اسمبلیاں نہیں ہوتیں، وہ قوم کے مسائل حل نہیں کر سکتیں جناب سپیکر، اور معیشت کا مسئلہ بھی، اسی طرح اگر جمہوریت آپ کی کمزور ہو گی اور بتدریج کمزور ہو رہی ہے تو آپ کے معاشی مسائل کو بھی حل نہیں ہو سکتے، اس کے پیچھے بھی قوم نہیں ہو گی، قوم کا کوئی Trust نہیں ہوتا اس کے پیچھے، لہذا ہمیں ہوش کے ناخن لینا ہوں گے، ہمیں اس الیکشن کی سیاست سے اداروں کو باہر نکلنا ہو گا اور قوم کو ایک منصفانہ اور غیر جانبدارانہ الیکشن دینا ہو گا اور قوم کے ووٹ کو صحیح معنوں میں اس کو نمائندگی دینا ہو گی، اس بنیاد پہ اسمبلی بنی ہو گی، تب جا کر ہمارا سیاسی استحکام ہو گا اور سیاسی استحکام کے بعد ہمارا معاشی استحکام ہو گا، معاشی استحکام ہو گا تو ہم پھر امن کی طرف بھی جا سکتے ہیں اور پر امن ماحول بنا سکتے ہیں، ایک بہتر پاکستان بنا سکتے ہیں جناب سپیکر، میری یہ چند گزارشات تھیں جو تمام اسمبلی کے سامنے میں نے رکھی ہیں، میں اسی پہ اجازت لیتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ جی، اپوزیشن بنچز میں سے کوئی ہے جو اس موضوع پہ بات کرنا چاہے۔ عجب گل وزیر صاحب، پہلے یہ بول لیں ناں جی، یہ جنہوں نے پہلے یہ کیا ہوا ہے وہ بول لیں تاکہ ان کے دل میں وہ خلش نہ ہو کہ ہمیں بولنے نہیں دیا، تو پھر میں حکومتی موقف بھی ڈاکٹر صاحب لے لیتا ہوں۔

<u>جناب عجب گل:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ عجب گل وزیر صاحب کا مائیک On کریں بھئی، لائق خان، آپ کو بھی باری، اسی موضوع پہ بات کریں گے آپ؟

<u>جناب لائق محمد خان:</u> جی ہاں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو پھر ان کو بولنے دیں ناں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ عجب گل وزیر صاحب کا مائیک On کریں بھائی۔

<u>جناب سپیکر:</u> لائق خان، آپ کو بھی، اسی موضوع پہ بات کریں گے آپ؟

<u>جناب لائق محمد خان:</u> جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی، تو پھر ان کو بولنے دیں ناں۔

جناب عجب گل : بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِينَ۔جناب سپیکر، Thank you so much. اس ہاؤس کا حصہ بن کر اور اس سے پہلے بھی جو بھی سنتے چلے آرہے ہیں، ہماری پوری جوانی اس میں گزر گئی ہے، کبھی ہم ایسے لمحات کو Enjoy نہیں کر سکے کہ ہم ایک دوسرے سے مل کر کوئی خوشخبری ہو، کوئی اچھی بات ہو یہ ہمارے ملک کی کیا بدقسمتی ہے؟ ہم روز روز کی سنتے ہیں، سانحات ہوتے ہیں، Tragedies اس ملک میں اور ہم پارلیمنٹ کا حصہ بن کر ہم عوام کو کیا دکھائیں گے؟ سب سے جو بنیادی چیز ہے وہ انسان کی زندگی، جب Life کی Sanctity نہ ہو، ہمیں مراعات ترقیات ادھر ادھر کی باتیں ان کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے، میں اپنے حلقے کی اگر بات کروں، آج ہی میرے حلقے میں دھماکہ ہوا ہے اور یہ سن کر آپ سب اپنے آپ سوچ سکتے ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں، جوان ہیں، روز روز کی یہ تماشیں ہم کب تک دیکھتے رہیں گے؟ اور ہم اس ہاؤس میں بیٹھ کر خوش گپیاں کریں گے یا ان لوگوں کی زندگی کے لئے ہم کیا حکمت عملی اپنا رہے ہیں؟ زندگی عزت نفس اور مال کا تحفظ یہ ریاست کی Fundamental responsibility ہے، اگر مجھے یہ نہیں مل رہی ہے تو پھر اس ہاؤس میں میرا ہونا اور نہ ہونا ایک برابر ہے۔ میں چاہتا ہوں آپ کے توسط سے ایک Strong پیغام دیا جائے، یہ کوئی ہم بھیڑ بکری نہیں ہیں اور اس طرح جینا بھی بدمزگی ہے، وہ جینا نہیں ہوتا، ہم نے جینا ہے، ہم انسان ہیں، اشرف المخلوقات ہیں، کوئی بھیڑ بکری نہیں ہیں، مزید ہم Dictation سے نہیں چل سکتے، There is no way out situation, the only option is that the people mandate be prevailed in the nook and corner of the Country every where، یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ادھر بیٹھ کر روز روز چیخنا، روز روز یہ ہماری مائیں بہنیں، یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں؟ پچھلے دنوں جو بھی ہوا ہے اس کے لئے آپ لوگوں نے دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ مزید ہمیں اس بدامنی سے بچائے اور آپ کے پختونخوا کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے، ہمیں طعنے دیئے جا رہے ہیں کہ آپ کے پختونخوا میں Terrorism ہے، کدھر ہے پختونخوا میں Terrorism؟ پختونخوا وہ واحد صوبہ ہے جو اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امن کا گہوارہ تھا، کوئی Terrorism نہیں تھی، ابھی ہم بڑے ٹھیکیدار بن گئے Terrorism کے، میں چاہتا ہوں یہ Floor کے توسط سے اور آپ کے بحیثیت سپیکر ہم مزید اس کو برداشت نہیں کر سکتے، میں تو اپنے حلقے کا رخ بھی نہیں کر سکتا ہوں، ادھر میری موؤمنٹ بھی سیکرٹ ہوتی ہے، میں اپنے آبائی حلقے میں اپنے باپ دادا کی اس سرزمین پہ اگر میری موؤمنٹ سیکرٹ ہو تو میرے عوام کا کیا حال ہوگا؟ کیا یہ ملک کسی کے باپ دادا کی جاگیر ہے، ہم اس طرح رہیں گے خاموش ہو کر؟ ہم نے اٹھنا ہوگا، Message convey کرنا ہوگا اور میرے خیال میں ایک بہت بڑی قرارداد ادھر سے پاس ہونی چاہیئے، یہ روز روز کے تماشے تو ہم برداشت نہیں کر سکتے، کبھی بھی نہیں کر سکتے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، یہ روز روز رونا دھونا، یہ ادھر جو میں کچھ Activities دیکھ رہا ہوں، جب تک اس صوبے میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم امن رائج نہیں ہوگا، عوام کو اقتدار نہیں ملے گا، یہ کٹ پتلیاں تماشے ہمارے لئے کوئی خاص مقام نہیں رکھتے، میں تو بحیثیت ممبر ہو کر میں Half hearted

ہو کر ادھر آتا ہوں، مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ Progress ہماری نہیں ہو رہی ہے، پچھلے پچھتر (75) سال سے Stagnant ہوتا جا رہا ہے، دنیا آگے کی طرف جا رہی ہے، ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں، کیوں؟ یہ بہت بڑا system even reverse کوئسچن ہے، اس پہ بات ہونی چاہیے، کیوں ہمارے بچے ضائع ہو رہے ہیں، کیوں وہ Terrorism کا حصہ بن رہے ہیں، وہ کیوں اتنے Vulnerable ہیں؟ تو میں آپ کا ٹائم زیادہ نہیں لوں گا، میں نے یہ اپنے میسج کے Through آپ کو Convey کرنا تھا۔ Thank you so much. بہت بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ ڈاکٹر اسرار صاحب۔

(عصر کی اذان)

جناب محمد اسرار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، آج کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو KP میں بدامنی کی ایک نئی لہر دوڑ رہی ہے، اس کے حوالے سے سب سے پہلے تو میں اپنے ممبرز نہیں، جو گورنمنٹ کے ممبرز ہیں ہمارے، اور ساتھ جو اپوزیشن نے جس طرح انہوں نے آواز اٹھائی ہے، سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جو قرارداد انہوں نے پیش کی ہے۔ یہ صوبہ ہمارا ہے، ہر جگہ کی ایک اپنی Specialty ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے ہمارے ہاں یہ چیز یہ ہماری Specialty ہے، کوئی کہتا ہے جہاں میں KP کو دیکھتا ہوں، میرے خیال سے مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ KP میں سب سے زیادہ آپ کی Specialty کیا ہے؟ تو ہمارے ہاں قسم قسم کے یتیموں کے علاوہ کہ ان کو ہم بتائیں کہ یہ دھماکے میں شہید ہونے والوں کے یتیم ہیں، یہ امن پاسون میں اور ساتھ امن کے لئے کہیں اور جگہوں پہ نکلنے والے لوگ جن کو گولیاں ماری گئی ہیں، ان کے یہ یتیم ہیں، طالبان آئے ہیں، انہوں نے دھماکہ کیا ہے، وہ جو اس دھماکے میں مرے ہیں، ان کے یہ یتیم ہیں، تو ہماری Specialty یہاں پر یہ بنی ہوئی ہے کہ آپ کسی بھی علاقے میں جائیں، یتیموں بیواؤں رونوں دھونوں کے علاوہ ہمارے ہاں کچھ ہے نہیں، کیونکہ کچھ بچا ہی نہیں ہے۔ سکول میں اگر اپنی سائیڈ کی بات کروں، Merged areas کی بات کروں، ان سائیڈوں پہ تو مجھے ایسی کوئی ترقی کی کوئی چیز دکھاہی نہیں دے رہی کہ سکول ہو یا کوئی اور چیز ہو، ایک ڈر وہاں پر پھیلایا جا رہا ہے کہ Black carpeted road سے جو گاڑی نیچے جائے گی تو وہ اور اس کے گھر والے وہ اس سوچ و فکر میں ہوں گے کہ آیا یہ میرا بیٹا واپس ٹھیک آئے گا یا اس کے ٹکڑوں کو ہم بوریوں میں بھر کرلے کر آئیں گے؟ جس طرح اس دن سینیٹر ہدایت اللہ جس طرح اس کے گوشت کو ایک بوری میں لپیٹ کرلے کر لایا جا رہا تھا، یہ ہمارا سینیٹر تھا، یہ KP کی میں اگر بات کروں، ادھر بیٹھے ہوئے جتنے بھی لڑکے ہیں، جو ممبرز ہیں، چاہے وہ ان بنچز میں بیٹھے ہوئے ہوں، چاہے وہ ان بنچز میں بیٹھے ہوں، یہ صوبہ ہمارا ہے، جب یہاں امن ہو گا ہم سیاست کریں گے، جب یہاں پر نکلنے کا ماحول ہو گا تو ہم سیاست کریں گے ورنہ جو دھماکہ ہو گا، وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ یہ بشیر بلور کی گاڑی ہے، یہ ڈاکٹر اسرار کی گاڑی ہے، یہ سی ایم صاحب کی گاڑی ہے یا یہ سپیکر کی گاڑی ہے، وہ صرف ایک چیز دیکھے گا کہ یہ اس صوبے کے رہنے والوں میں سے ایک پٹھان کی گاڑی ہے اور ہم نے امن خراب کرنا ہے، لہذا

آپ آج اگر دیکھیں، پہلا ملک ہے، انوکھے لوگ ہیں، ہم انوکھے، جہاں پر امن کا نام لینا جرم ہے، یعنی امن کا نام لینے سے پہلے ہم دو سو دفعہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ ہم اگر امن کا نام لیتے ہیں تو ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ میں تو حیران ہوں کہ امن کے نام سے بھی مطلب یہ بھی کوئی جرم ہو سکتا ہے کہ امن کے نام سے بھی مطلب یہ بھی کوئی جرم ہو سکتا ہے؟ ٹانک میں آپ آج دیکھیں، ڈی سی کے آفس کے باہر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں امن کے لئے کہ ہمیں امن دیں، بنوں کے یہ حالات ہیں، Merged areas میں سارے لوگ نکلے ہوئے ہیں، ان کے یہ حالات ہیں، میں ایک بات واضح کر دوں کہ جب اس زمین کو، جب اس ملک کو آپریشن کی ضرورت ہو گی، دہشت گردوں سے چھٹکارا دلانے کی ضرورت ہو گی تو میں یہ یقیناً کہتا ہوں کہ سب سے آگے ہم ہوں گے، سب سے آگے ہم ہوں گے لیکن جب ضرورت ہو گی، جب ضرورت نہیں ہے تو اس سے پہلے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک اس ملک میں رہتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا کی جائے، اس سے بہتر ہے کہ یہ آپریشن اور یہ سرچ آپریشن اور یہ والے ڈرامے اور بند کئے جائیں، باڑ لگی ہوئی ہے، آرمی بیٹھی ہوئی ہے، ہم ساتھ دے رہے ہیں، آیا صرف میں واضح کر دوں، آج اگر کہیں کسی پہ تین سو دو (302) کی ایف آئی آر ہے تو جب اسے پولیس پکڑنے جاتی ہے تو آیا اس علاقے کے عوام نکلتے ہیں کہ اس کو کیوں پکڑ رہے ہیں؟ کیونکہ اس نے جرم کیا ہوتا ہے، اگر ایسا کہیں اور ہم دیکھیں گے تو ہم سیکورٹی فورسز، ہم پولیس، ہم اداروں، ہم گورنمنٹ ہر کسی کا ساتھ دیں گے لیکن جب ضرورت نہیں ہے، اس کے لئے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہمارے پیسے، ہمارے فنڈز، ہماری انرجی، ہماری جانیں یہ ضائع نہ کی جائیں، ساری چیزیں، اور اس پہ میں حکومت میں بیٹھے ہوئے ساری بنچز پر سارے جو ممبرز ہیں اور یہ اپوزیشن میں جتنے ہیں، ان سب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پہ آواز اٹھائیں، اس پہ ہمارا ساتھ دیں اور Merged areas کے لئے میں سپیشل یہ کہتا ہوں کہ آج مہینے سے زیادہ ہو گیا کہ کوئی بھی وہاں جو بھی بندہ نکلتا ہے تو وہ اس خوف وہراس میں ہے کہ آیا میں واپس زندہ جاؤں گا یا نہیں جاؤں گا؟ لہٰذا میری ریکویسٹ ہے، درخواست ہے کہ منسٹر صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے، اس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ آپریشن اور یہ ساری چیزیں اور ان ڈراموں کو جو ہے ناں ان کو رد کیا جائے اور میں اپنے لیڈر عمران خان کی سائیڈ سے، اپنے سی ایم کی سائیڈ سے، اپنی گورنمنٹ اور اپنے ممبرز کی سائیڈ سے جس طرح وہ کہتے ہیں کہ کوئی آپریشن، کوئی ملٹری آپریشن امن کا حل نہیں ہے تو میں انہی باتوں کو، ان پہ لبیک کہتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ آپریشن کی سائیڈ پہ نہ جایا جائے، لہٰذا امن کے لئے ہمیں پیار اور محبت سے نکل کر پیار کا ساتھ دیا جائے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ جناب لائق خان، مختصر بات کرنی ہے جی، کیونکہ پھر میں اسے Wind up کروں۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: جی ٹھیک ہے، بہت مختصر، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح کہ عدنان خان اور مولانا لطف الرحمان صاحب نے بنوں پہ بات کی، میں یقین دلاتا ہوں مولانا صاحب کو کہ یہ سارا ہاؤس اور عدنان خان کو کہ آپ کے ساتھ ہے ان شاءاللہ، جو کچھ آپ نے کہا ہے ہم ان شاءاللہ آپ کا پورا ساتھ دیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب سی ایم صاحب نے ہاؤس میں بھی آنا تھا اور پارلیمانی پارٹی میں بھی آنا تھا، اسی وجہ سے وہ نہیں آئے کہ وہ ایک ایک منٹ کی خود مانیٹرنگ کر رہے ہیں اور تمام افسران بالا کو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ فوراً جائیں بنوں اور اس معاملے کو احسن طریقے سے حل کریں، اس میں ہمارے اپنے

منسٹر بھی زخمی ہوئے ہیں جو کہ ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں، میں شکریہ ادا کرتا ہوں سی ایم صاحب کا بھی اور جناب ہیلتھ منسٹر کا بھی، کہ انہوں نے اپنے سارے احکامات جاری کئے ہوئے ہیں اور ان شاءاللہ ہم مکمل طور پہ، مکمل طور پہ یہ بنوں میں جو کچھ ہوا ہے، ہم اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں اور ان شاءاللہ ان کا ساتھ دیں گے، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جناب شفیع اللہ خان۔

جناب شفیع اللہ: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اپوزیشن کے وہی عدنان خان اور مولانا لطف اللہ صاحب نے امن پر بات کی، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ امن پر ہم کسی بھی صورت میں سودے بازی کرنے کے لئے تیار نہیں، ہر Illegal operation کی ہم نے Categorically مخالفت کی ہے، مخالفت کرتے ہیں اور مخالفت کرتے رہیں گے۔ مولانا صاحب نے سیاسی استحکام کی بات کی، یہ ظاہری بات ہے کہ جب سیاسی استحکام نہ ہو تو معاشی استحکام بالکل نہیں ہوتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس امر کی نشاندہی ہونی چاہیئے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی وجہ سے مسئلے مسائل بنے ہیں، وہ کون لوگ ہیں جن کی وجہ سے Law and Order کی Situation بنی ہے؟ میں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں جو ہار کر جیت گئے ہیں اور ذمہ دار سیٹوں پہ بیٹھے ہیں؟ کیا ان پر فیصلے اوپر سے مسلط نہیں ہوں گے؟ ہم ان کے ساتھ ہیں، یہ ہمارا ساتھ دیں ان شاءاللہ ہم بھرپور مخالفت کرتے رہیں گے۔ جناب سپیکر، اس سے ہٹ کر Reserved seats کے بارے میں میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کا ایک تاریخی فیصلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس موضوع کو علیٰحدہ رکھیں تاکہ اس موضوع کو ہم ذرا دیکھ لیں، یہ Hot issue ہے ناں۔

جناب شفیع اللہ خان: چلو اس کو میں چھوڑتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب شفیع اللہ: میں میڈیکل کالج تیمرگرہ کے بارے میں ایک دو بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اجمل خان، آپ اسی موضوع پہ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب شفیع اللہ: سر، میڈیکل کالج تیمرگرہ، دو منٹ۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہم منگل والے دن لے لیں گے، آج چونکہ یہ واقعہ ہوا ہے، اس پہ ساروں کے خدشات بھی ہیں، ساروں کے ذہن میں باتیں بھی ہیں، حکومت کی طرف سے بھی اس پہ باتیں ہوگئیں، اپوزیشن کی طرف سے، تو میں یہ چاہتا ہوں تاکہ اس پہ ہم، اجمل خان! آپ بات کرتے ہیں، مختصر بات کریں جی، ڈاکٹر صاحب یہ بات کرلیں تو پھر۔

جناب اجمل خان : بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے ٹائم دیا۔ امن وامان کا مسئلہ ہے قبائلی بیلٹ میں اور آج بنوں میں پتہ نہیں ہم کس طرف جارہے ہیں؟ اس دن باجوڑ میں ایک بہت بڑا سانحہ ہوا اور سینیٹر ہدایت اللہ کو شہید کردیا گیا اور ان کے ساتھ ہی پورا باجوڑ خفا ہے اور ایک غم اور غصہ ہے قوم میں، باجوڑ سے لے کر

وزیرستان تک پورے قبائلی بیلٹ میں ایک غیر یقینی صورتحال ہے اور پورے صوبے میں ایک غیر یقینی صورتحال ہے۔ امن کس طرح آئے گا؟ قبائل بے روزگار ہیں، وہاں پر غربت ہے، صحت، تعلیم، پانی، بجلی، گیس اور رسد جیسی بنیادی ضروریات وہاں پر نہیں ہیں اور اوپر سے امن وامان کا مسئلہ آگیا تو سر، ان سارے مسائل کا حل صرف اور صرف ہمارا حصہ، ہمارا حق، این ایف سی تین پرسنٹ جو کہ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا سالانہ سو ارب روپے کا، وہ کیوں ہمیں مل نہیں مل رہے ہیں؟ اس میں کیا رکاوٹ ہے؟ سر، آپ بھی اس اسمبلی کے توسط سے ایک خط لکھیں، وفاق اور دوسرے صوبوں نے بھی ہمارا حصہ دینا ہے تاکہ قبائل بھی ترقی کریں، وہاں پر بھی خوشحالی ہو۔ سر، جب تک ہمارے مسائل حل نہ ہوں، وہاں پر روزگار نہ ہو، وہاں پہ خوشحالی نہ ہو، اس وقت تک نہ استحکام کامیاب ہوگا اور نہ کوئی دوسری چیز کامیاب ہوگی، قبائل بھی سر، ترقی کریں اور یہی عمران خان کا Vision ہے قبائل کو اٹھانا اور ان کو ترقی کی راہ پر ڈالنا، اور سر، ایسا نہ ہو کہ ہم پھر بارڈر کے بجائے ریڈ زون پہ ہوں، ہمارے جوان، ہمارے بزرگ، ہمارے بوڑھے، ہمارے بچے اور اللہ نہ کرے ہماری مائیں اور بہنیں اور وہ جو کہہ رہے ہیں، ملالیٔ:

ـه که په میوند کښې شهید نه شوې
ګرانه لالیه بې ننګۍ له دې ساتمه

تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اورنگزیب خان، آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب اورنگزیب خان: جی جناب، میں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسی موضوع پہ؟ بولیں جی۔

جناب اورنگزیب خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں اپوزیشن کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بنوں پہ جو آج آواز اٹھائی، آپریشن پہ، تو ان شاءاللہ ہماری گورنمنٹ ہے، ہم آپ کو تسلی دیتے ہیں کہ ان شاءاللہ اس پہ ہم صاف وشفاف انکوائری کریں گے اور ان شاءاللہ جو بھی ہو گیا، آپ کے سامنے رکھیں گے اور ان شاءاللہ اس مسئلے میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ ہم شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں، ان شاءاللہ۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں استحکام آپریشن جو نام دیا وفاقی حکومت کی طرف سے، اور آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ میں یہ نہیں دیکھنا چاہتا ہوں کہ عوام اور سیکورٹی فورسز آمنے سامنے ہوں گے اور میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، میرا تعلق ہے ضلع اورکزئی سے، شاید آپ کو پتہ ہوگا کہ کچھ ایک ہفتہ پہلے لوگوں نے امن مارچ نکالا کافی زیادہ تعداد میں، کیوں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم امن پسند لوگ ہیں، لہٰذا جو جو ڈرامے شرامے ہیں یہ بند کریں، تو جناب سپیکر صاحب، آپ کو یہ بھی پتہ ہوگا کہ جتنا ہمارا ایکس فاٹا ہے، 2006 آپریشن میں وہ اتنا اس کا حال خراب ہو گیا کہ آج تک وہ (لوگ) اس حال پہ نہیں ہیں کہ وہ چل سکیں، وہ زخمی زخمی ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ بتانا چاہتا ہوں، اللہ نہ کرے جس طرح ڈاکٹر اسرار نے کہا کہ ہر حلقے میں اگر مسئلہ ہو یا دہشتگرد ہوں تو جناب والا، سب سے پہلے ہم سیاسی جو عمائدین ہیں یا عوام ہیں، ان شاءاللہ فوج سے آگے ہم ہوں گے لیکن پلیز خدارا جو علاقے میں مسئلہ ہو تو ہمارے عوامی

نمائندے کے ساتھ شیئر کریں کہ فلاں جگہ میں مسئلہ ہے تو ان شاءاللہ ہم پاکستان کے ساتھ اور تمام اداروں کے ساتھ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کو ضرورت بھی نہیں پڑے گی، آپ نشاندہی کریں، ہم عوام اس کا آپریشن کریں گے لیکن بلاوجہ جب صورتحال خراب نہیں ہے، ہر چیز Proper ہے، ٹھیک ٹھاک ہے اور آگے سے وفاق سے اس طرح فیصلے آتے ہیں، یاد رکھیں سپیکر صاحب، سب سن لیں، تمام ادارے بھی سن لیں، آرمی بھی سن لے کیونکہ آرمی بھی ہماری ہے، پولیس بھی ہماری ہے، کہ جو ہمارے اوپر حالات گزرے، ہو چکے ہیں تو دوبارہ اس آپریشن کیلئے عوام بالکل تیار نہیں ہیں، بالکل تیار نہیں ہے۔ (تالیاں) تو اس طرح قدم نہ رکھیں کہ کل عوام اور سیکیورٹی فورسز آمنے سامنے ہوں گے۔ تو خدارا اپنا بڑے دل کا مظاہرے سے کام لے لیں، سوچ سمجھ کر کام کریں، ایسا نہ ہو کہ دوبارہ اس طرح حالات آئیں پاکستان پہ یا ہمارے قبائلی علاقے پہ، کیونکہ قبائلی علاقے زخمی ہیں۔ سپیکر صاحب، میں اسی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں، مجھے پتہ ہے، عوام سے Clear message ہے کہ اگر اس طرح نام دیا استحکام آپریشن پہ تو ہم قبول نہیں کریں گے، ہم پورے تیار ہیں موت کیلئے، سب کچھ کیلئے، لیکن ہم یہ آپریشن نہیں کرنے دیں گے، نہیں کرنے دیں گے، نہ کسی کو یہ اجازت ہے۔ تو میں آخری، میں آخر میں ریکویسٹ کر رہا ہوں سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے کہ برائے مہربانی اگر اس طرح مسئلہ ہو ہر علاقے میں تو ہمارے ساتھ شئیر کریں۔ یہ ہمارا ملک ہے، ہمارے علاقے ہیں، ہم امن چاہتے ہیں، ہم خوشحالی چاہتے ہیں، ہم یہ نہیں چاہتے ہیں Specially ایکس فاٹا میں 2006 سے لے کر آج 2024 تک ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم جنازے دیکھتے ہیں، ہم دھماکے دیکھتے ہیں، یہ چیزیں ہم سے برداشت نہیں ہوتی ہیں، موت ایک بار ہے لیکن ہماری جو مٹی پہ یا ہماری سرزمین پہ جو بغیر مشکل اس طرح جو چیزیں ہمارے اوپر مسلط کرتے ہیں تو قابل قبول نہیں ہیں، لہذا مہربانی کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، آپ کا پوائنٹ Plead ہو گیا اورنگزیب خان۔

جناب اورنگزیب خان: یہ آپریشن کا نام دوبارہ نہ لیں، اگر اس طرح آپریشن کریں گے تو عوام سے Clear message ہے کہ ہم نہیں کرنے دیں گے یہ آپریشن۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: سہیل آفریدی صاحب، اس کے بعد ڈاکٹر امجد صاحب بات کریں گے۔ ہاں ٹائم بہت ہو گیا، میں نے اس چیز کو دائرہ میں بھی لانا ہے۔ سہیل آفریدی صاحب کا مائیک On کریں جی، کیا ایشو ہے؟ اس کو چیک کرو یار، کیا پرابلم ہے اس کے ساتھ؟ آپ دبائیں نہ، آپ نہ دبائیں ناں، پھر وہ ریکویسٹ کینسل ہو جاتی ہے ناں، آپ چھوڑ دیں، یہ والا، چلیں اس پہ بات کر لیں، چلیں ٹھیک، یہ On ہے۔

جناب محمد سہیل آفریدی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بنوں کا جو ایشو ہے یقیناً دل دہلا دینے والا ہے اور اس پر پورا خیبر پختونخوا اور پورا پاکستان رنجیدہ ہے اور تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس زمرے میں جب ہمارا پارلیمانی اجلاس چل رہا تھا تو ہمارے معزز منسٹر صاحبان سی ایم صاحب کے ساتھ بیٹھے تھے اور ان کا

یہ مؤقف تھا کہ سی ایم صاحب نے تقریباً ساری میٹنگز چھوڑ کر صرف اور صرف بنوں کے ایشو پر توجہ دی، وہ وہاں سے ہوتے ہوئے سی ایم ہاؤس سے ادھر ہمارے پاس پارلیمانی اجلاس کی میٹنگ میں آئے اور سی ایم صاحب نے باقاعدہ صاف وشفاف انکوائری کا حکم بھی دے دیا، اس زمرے میں حکومت خیبر پختونخوا بالکل اپنے عوام کے ساتھ چٹان کی طرح کھڑی ہے ان شاءاللہ۔ اچھا، سپیکر صاحب، بات ہوتی ہے آپریشن کی، 2002 میں تقریباً نائن الیون کے بعد جب حالات بگڑے اور اس کے بعد دہشتگردی عروج پر آئی تو 2004 میں میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب نے اسمبلی کے Floor پہ کہا تھا کہ ملٹری آپریشن کسی مسئلے کا حل نہیں ہے اور آپ جہاں پر اپنی فوجیں بھیج رہے ہیں، حکومت وقت سے وہ مطالبہ کر رہا تھا کہ یہاں پر نہ بھیجیں کیونکہ فاٹا ایک دلدل ہے، یہاں پر آپ جا تو سکتے ہیں لیکن وہاں سے پھر واپس آنا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ لیڈر تھا، لیڈر ہے اور لیڈر ان شاءاللہ رہے گا۔ اس کا ایک Vision تھا اور وہ اپنے Vision میں یہ دیکھ رہا تھا کہ جو حالات پاکستان پر آرہے ہیں، وہ پاکستان کو تباہی کی طرف لے کر جائیں گے، بہر حال اس کا مؤقف نہ ہی سنا گیا اور نہ اس پر عمل کیا گیا۔ ملٹری آپریشنز ہوئے، کبھی "ضرب عضب"، کبھی کوئی اور، کبھی کوئی اور، بطور اس پاکستان کا شہری، بطور خیبر پختونخوا کا باشندہ، بطور قبائلی ماں کا قبائلی بیٹا میرا یہ حق ہے کیونکہ میں ٹیکس دیتا ہوں کہ میں پوچھوں کہ ان آپریشنز سے ہمیں فائدہ کیا ہوا؟ ان آپریشنز پر میرے ٹیکس کے پیسے لگے، ان کے Out puts کیا تھے؟ ان کی کوئی Briefings ہمیں نہ ہی دی گئی، نہ ہمیں معلوم ہے، ہمیں کہا گیا کہ گھروں سے نکلو، ہم چیختے چلاتے رہے ہیں کہ:

نہ نکالو ان مکانوں سے مکینوں کو ؎ دہشتگرد بن جاتے ہیں جن کے گھر نہیں ہوتے

لیکن ہمیں گھروں سے نکالا گیا، ہماری عورتوں کی چادروں کو تار تار کیا گیا، ہمارے گھروں کو ویران کیا گیا، ہماری مسجدوں کو شہید کیا گیا لیکن ہم نے حکومت وقت کا ساتھ دیا، ہم نے اپنا گھر بار چھوڑا، ہم سے یہ وعدہ کیا گیا کہ جب ملٹری آپریشنز ختم ہوں گے تو آپ لوگوں کو باعزت طریقے سے ہم واپس بھیجیں گے اور آپ اپنے گھروں میں باعزت طریقے سے، پر امن طریقے سے رہ پائیں گے لیکن آج بھی سپیکر صاحب، میں اپنے لوگوں کیلئے، اپنے تیراہ کے عوام کیلئے، اپنے راجگان کے عوام کیلئے کبھی ایک دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں کبھی دوسرا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں لیکن ان کو ریلیف نہیں مل رہا، مطلب بیس سال کی قربانیاں دے کر بھی ہمیں انصاف نہیں مل رہا، ہمیں پر امن ماحول نہیں مل رہا، جن لوگوں نے قربانیاں دیں، جن کی شہادتیں ہوئیں، جن کے گھر اجڑے، جن کی مسجدیں شہید ہوئیں، جن کے حجرے ویران ہوئے، ان کو کوئی Compensation نہیں ملی، وہ Compensation تو نہیں ابھی ایک دوسرا ڈرامہ وفاقی حکومت نے شروع کر دیا کہ "عزم استحکام" ہوگا، "عزم استحکام"، ان کو صرف اور صرف سیاسی استحکام اس ملک میں لانا ہوگا، بند کمروں کے فیصلے عوام پر مسلط نہ کئے جائیں تو ان شاءاللہ سیاسی استحکام ہوگا۔ (تالیاں) فارم سینتالیس سے حکومتیں نہ بنائی جائیں تو ان شاءاللہ سیاسی استحکام ہوگا، عوام کے مینڈیٹ پر ڈاکہ نہ ڈالا گیا تو ان شاءاللہ سیاسی استحکام ہوگا اور سیاسی استحکام ہوگا تو معاشی استحکام ہوگا، معاشی استحکام ہوگا تو پر امن ماحول ہوگا، امن آئے گا، خوشحالی آئے گی، ترقی آئے گی اس خیبر پختونخوا میں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو بابڑہ کا واقعہ یاد ہوگا، 12 اگست 1948 وہاں پر بھی تقریباً ایک سو پچاس (150) پختون

مارے گئے، تقریباً چار سو(400) سے زیادہ پختون شہید ہوئے، پاکستان ایک سال کا بھی نہیں تھا اس وقت 12 اگست 1948، آج 19 جولائی 2024 ہے اور ایک دفعہ پھر میرے پختونوں کو لہو لہان کیا گیا، ان پر فائرنگ کی گئی، ان کو شہید کیا گیا، ان کو زخمی کیا گیا، تو کیا بدلا اس پاکستان میں؟ کچھ نہ بدلا، وہی ماحول ہے۔ اچھا قربانی بھی ہم دے رہے ہیں، شہید بھی ہمیں کیا جا رہا ہے، گولی بھی ہم پر چل رہی ہے اور پھر دہشت گرد بھی ہمیں کہا جا رہا ہے، تو جناب والا، جناب سپیکر صاحب، جب قومیں اپنے حقوق کے لئے نکلتی ہیں تو ان کو حقوق دینے چاہئیں ورنہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ وہ تحریکیں جو ہیں اب آزادی کی تحریکیں بن رہی ہیں جو پاکستان کے لئے بھی نقصان دہ ہیں اور ہمارے لئے بھی نقصان دہ ہیں۔ ملک عدنان صاحب نے بات کی کہ پی ٹی آئی کو اس میں سیریس ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، جب Regime change Operation ہوا تو مراد بھائی کی سپیچز اٹھا کر دیکھ لیں، ہم نے پورے خیبر پختونخواہ میں پرامن احتجاج کئے، ہم نے آواز لگائی، مراد سعید نے آواز لگائی کہ آواز اٹھانا جنازے اٹھانے سے بہتر ہے اور یہ آپریشنز صرف پاکستان تحریک انصاف کے خلاف نہیں ہو رہے، اگر آگ پاکستان تحریک انصاف کے گھر میں لگے گی تو اس کی تپش تمام لوگ محسوس کریں گے اور آج وہی تپش تمام لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ تو اس میں جو ہے تمام جتنی بھی ہماری سیاسی پارٹیاں ہیں ان کو ہم التجاء کرتے ہیں کہ حکومت وقت خیبر پختونخوا کا ساتھ دے، ہمارا ساتھ دے، ان شاءاللہ تعالیٰ ہم ایک ہو کر خیبر پختونخوا کو امن کا گہوارہ بنائیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر صاحب، آپ حکومتی مؤقف دیں گے جناب ڈاکٹر امجد صاحب!

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آج بات ہو رہی ہے امن امان کی، آج جو واقعہ پیش آیا ہے بنوں میں، روز کا معمول ہے کہ کچھ نہ کچھ واقعات ہوتے رہتے ہیں، جو لوگ بنوں میں شہید ہو چکے ہیں اور جو لوگ زخمی ہیں، ان کے لئے ہم دعا گو ہیں اور ہم اس ملک کے لئے اور اس خطے کے لئے اور یہ جو ہمارا خیبر پختونخوا ہے، اس صوبے کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ پاک اس میں امن لے کر آئے۔ جس طرح عدنان صاحب نے کہا، مولانا صاحب نے کہا، صوبائی حکومت کی یہ Responsibility ہے کہ Law and Order کی Situation پہ وہ Focus کرے اور الحمد اللہ ہم نے Focus کیا ہے۔ آج جو واقعہ پیش آیا، جس طرح میرے بھائیوں نے کہا کہ سی ایم صاحب نے ساری میٹنگز ختم کر کے صرف اسی پہ Focus کیا، اس کو ترجیح دی، سارے افسران کو بلایا کہ اس کی انکوائری رپورٹ ہمیں پیش کریں کہ کس نے یہ کام کیا ہے؟ کیونکہ یہ تو پرامن جلوس تھا، لوگ کس کے لئے کھڑے ہوئے تھے؟ لوگ نکلے تھے کہ ہمیں امن چاہیئے اور ہمارا دین بھی ہمیں یہی سبق سکھاتا ہے کہ ہم سلامتی سے رہیں، ہم امن سے رہیں، خود بھی امن سے رہیں، دوسروں کو بھی امن سے رہنے دیں لیکن یہ کون لوگ ہیں جو آ کر یہاں پہ ہمارے امن کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں؟ صوبے کا چیف ایگزیکٹیو کیوں میٹنگ بلاتا ہے کہ کس کا گناہ ہے اور اس پہ انکوائری کریں، وہاں سے فیصلے ہوتے ہیں، وہاں بھی اپیکس کمیٹی میں، فیڈرل کیبنٹ میں

کہ پختونخوا میں آپریشن کیا جائے، کیوں پختونخوا میں آپریشن کیا جائے؟ کچے میں ہمارے لوگ جاتے ہیں، سندھ میں ان کو پکڑ کر مار دیا جاتا ہے، ان سے پیسے بھی لئے جاتے ہیں، وہاں پہ تو کوئی آپریشن نہیں ہوتا، سندھ میں ایک موبائل دس بیس، پندرہ بیس ہزار موبائل پہ، لوگوں سے موبائل بھی لیا جاتا ہے اور ان کو قتل بھی کیا جاتا ہے، کراچی میں وہاں پہ کوئی آپریشن نہیں ہے، تو کیا یہ پختون قربانی کا، قربانی کا بکرا یہ پختون لوگ ہیں، یہ اس صوبے کے لوگ ہیں؟ میرے تین Regions میں، South میں، Central region میں، Malakand region میں آپریشن ہو رہا ہے، کس کے کہنے پہ ہو رہا ہے؟ فیڈرل گورنمنٹ کے کہنے پہ ہو رہا ہے اور انہوں نے اس کی Approval دی ہے۔ اچھا، میرا چیف منسٹر جب وہاں سے نکلتا ہے، اس کے خلاف پروپیگنڈا ہوتا ہے کہ یہ تو میٹنگ میں بیٹھا ہوا تھا، وہ علی الاعلان کہتا ہے، وہ چیلنج کرتا ہے کہ یہ جو انہوں نے "عزم استحکام" آپریشن ہے اس کا کوئی نام ہی نہیں لیا، وہاں اپیکس کمیٹی میں یا جو میٹنگ ہوئی تھی تو میرے صوبے کا جو چیف ایگزیکٹیو ہے وہ کہتا ہے اور جو خان صاحب سے ملتا ہے اور خان صاحب کا بھی یہی مؤقف ہے اور ہمارا ابھی یہی مؤقف ہے کہ امن جو آئے گا وہ عوام خود لے کر آئیں گے، ظلم سے جبر سے، اس طرح کے لوگوں کو مروانے سے، اسی سے کبھی امن نہیں آئے گا اور اگر یہ لوگ سمجھتے ہیں، جو لوگ یہ فیصلے کرواتے ہیں اس صوبے کے لوگوں کے خلاف تو ان کو کشمیر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ وہاں پہ عوام انڈیا کی فوج کے ساتھ نہیں ہیں، تو وہاں پہ وہ امن لے کر آئی ہے؟ دیکھو، ہم نے یہ کتنے تجربات کئے ہیں کہ جتنے بھی آپریشنز، گیارہ بارہ آپریشنز تو یہ ہماری زندگی میں ہوئے ہیں، کونسے آپریشن سے اس صوبے کے حالات بہتر ہوئے ہیں؟ 2013 میں جب ہمیں حکومت ملی، پی ٹی آئی کو، ہمیں اختیارات ملے تو الحمدللہ امن بتدریج قائم ہوا لیکن جب Regime change آیا اور یہ جو سارے ادارے تھے ان کو تباہ برباد کیا گیا، ان کو Politicize کیا گیا، ان کو ذاتی مفادات کے لئے استعمال کیا گیا تو امن وامان اس صوبے کا دوبارہ تباہ برباد ہوا، پولیس کو پی ٹی آئی کے پیچھے لگا دیا، جو سیکورٹی فورسز ہیں وہ سب کو پتہ ہے، یہ وہ زمانہ نہیں ہے، یہ Global village ہے، سب کو پتہ ہے کہ کون کیا کروا رہا ہے؟ جب سے استحکام آپریشن کا نام لیا گیا ہے اور Approval دی گئی ہے، تب سے اس صوبے میں حالات خراب ہو چکے ہیں۔ آج کتنے لوگ ہمارے بنوں میں، ان کا گناہ کیا تھا کہ وہ نکل آئے امن کے لئے، امن چاہ رہے تھے، وہ یہ نہیں چاہ رہے تھے کہ ہم امن نہیں چاہ رہے ہیں، اچھا مالاکنڈ میں ہوتا ہے، باجوڑ میں ہوتا، جہاں بھی وہ ہوتا ہے تو ان کی جو وجوہات میں بیان کر رہا ہوں، ہماری حکومت کی اپنی Priorities ہیں، امن امان کے لحاظ سے سی ایم صاحب بالکل چوکنا ہیں اس پہ لیکن جو وجوہات ہیں جن کی وجہ سے اس صوبے کا امن وامان خراب ہو رہا ہے تو وہ کس کے ذمہ جاتا ہے، سب کو پتہ ہے، بچے بچے کو پتہ ہے، ایک ایک بندے کو پتہ ہے کہ یہ کون کروا رہا ہے، کس لئے کروا رہے ہیں اور اس صوبے کے عوام کے ساتھ ان کی کیا دشمنی ہے کہ ایک سے ایک آپریشن ہوتا ہے، یہاں پہ ہمارے پختون بچے، ہمارے لوگ مرتے ہیں، اس میں شہید ہو جاتے ہیں تو اس خون کا، یہ ہم نے تو اللہ کو بھی جواب دینا ہے، اگر ہم یہاں پہ اس پہ سیاست کریں گے تو ایک دن تو ہم سب نے جانا ہے، اس شہنشاہ کے پاس ہم نے جانا ہے اور ان چیزوں کا جواب دینا ہے کیونکہ اللہ پاک نے کہا ہے، اللہ پاک تو پوری انسانیت کی بات کرتا ہے، وہ تو مسلمانوں کی بات نہیں کرتا، اللہ تو فرماتا ہے، قرآن میں فرماتا ہے کہ "ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے"۔ تو آج پاکستان میں اور خیبر پختونخوا میں وہی

ہو رہا ہے، تو کیا ان لوگوں نے جواب نہیں دینا؟ بڑے بڑے ظالم اس دنیا میں آئے لیکن ان کا انجام دیکھو، نمرود آیا، کتنے اس نے ظلم کئے، لیکن ایک لنگڑے مچھر سے اس کو اللہ پاک نے اس سے مروایا، فرعون آیا، کتنے کتنے اس نے ظلم ڈالے لیکن پانی کی وجہ سے جو ہے ناں وہ مر گیا اور آج دنیا کے لئے عبرت کا نشان ہے، لوگ جاتے ہیں اس کو دیکھنے کے لئے کہ یہ وہی بدبخت شخص تھا، یزید نے جو ابھی ہم نے ربیع الاول (محرم) منایا، یزید نے کتنے ظلم کوفہ میں کئے تھے؟ اس کا انجام آپ دیکھ لیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا، اس کا کیا حشر ہوا، پوری دنیا میں پوری جو کائنات ہے، آپ سب کو پتہ ہے کہ ساڑھے چودہ سو سال ہو گئے ان کو اس دنیا سے گئے ہوئے، ابھی بھی لوگ اس کو ذلالت اور اس کی وجہ سے پہچانتے ہیں کہ اس نے ظلم کیا تھا، یہ ظالم تھا، تو ان لوگوں نے اللہ کو جواب نہیں دینا؟ میرے خیال میں یہ لوگ اپنے آپ کو جواب دینے سے مبرا سمجھتے ہیں لیکن یہ ہیں نہیں، ان سب نے دیکھا ہے۔ تو ہم اب اگر یہ ایوان اس بات پہ متفق ہے کہ ہم امن کے لئے اٹھیں اور ابھی ہمیں امن کے لئے اٹھنا ہوگا، ہمیں سیاست نہیں کرنا ہوگی، نہ میری پی ٹی آئی نے کرنا ہوگی، نہ انہوں نے جے یو آئی، نہ مسلم لیگ، ہم نے اس ملک کے لئے نکلنا ہوگا، کھڑا ہونا ہوگا امن کے لئے، اپنے اس صوبے کے لئے، اپنے اپنے عوام کے لئے نکلنا ہوگا اور کھڑا ہونا ہوگا، اگر ہم نہیں کھڑے ہوتے اور اگر ہم سیاست کریں گے تو میرے خیال میں یہی لوگ جو اس صوبے کے امن کو تباہ و برباد کر رہے ہیں، یہ کامیاب ہو جائیں گے اور ہم ناکام ہو جائیں گے۔ تو آج جتنے بھی ہماری اسمبلی کے جتنے بھی لوگ ہیں، جتنے بھی ایوان میں موجود اپوزیشن اور حکومتی بینچ والے ہیں، وہ اس بات پہ متفق ہیں کہ اس طرح کا جو آپریشن ہو رہا ہے، اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور صوبائی حکومت، چیف منسٹر جو چیف ایگزیکٹیو ہیں، ان کو ان کے ساتھ بیٹھ کر اس پہ بات کر کے ہمیں قائل کریں کہ کس وجہ سے ہم یہ آپریشن کروا رہے ہیں؟ ہمیں قائل کریں، میرے صوبے کے چیف ایگزیکٹیو کو قائل کریں تو تب یہ ممکن ہے کہ عوام آپ کے ساتھ کھڑے ہوں، ہاں ہم الحمدللہ دہشتگردی کے خلاف ہیں، ہم نے دہشت گردی، جو بھی دہشت گرد ہوتا ہے، اس کا نہ کوئی مذہب ہوتا ہے نہ اس کا کوئی دین ہوتا ہے، کوئی بھی مسلمان جس نے کلمہ پڑھا ہے، وہ دہشت گردی کی حمایت نہیں کر سکتا، تو کیوں یہ لوگ ناکام ہیں، کیوں یہ دہشت گرد کو نہیں کنٹرول کر سکتے؟ اچھا جو لوگ وہاں پہ بیٹھے ہیں، بارڈروں پہ بیٹھے ہیں، وہ کیوں ان سے یہ لوگ وہاں پہ یہاں نکل آ جاتے ہیں؟ چاہے یہ ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ بارڈر پہ ہم سنتے کہ پچاس دہشت گرد بارڈر Cross کر رہے تھے اور ان کو مارا گیا، سو (100) بارڈر Cross کر رہے تھے اور ان کو مارا گیا تھا۔ اچھا، بنوں سٹی میں یہ مطلب ہے کہ یہاں پہ آپریشن ہو رہا ہے، مالاکنڈ میں ہو رہا ہے، باجوڑ میں ہو رہا ہے، تو سپیکر صاحب، جس طرح آپ کو عدنان صاحب نے کہا کہ ہمیں Ruling چاہیئے، جس طرح ہم نے آج قرارداد منظور کی اور ہم Law and Order کی اس Situation پہ بالکل ہم اس کی ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے آپ کو بتایا کہ ہمارا چیف ایگزیکٹیو، چیف منسٹر صاحب اس نے آج سب کام چھوڑ کر اس پہ کہ اس پہ انکوائری ہو جائے اور ان شاءاللہ اس انکوائری کو، ہم یہ انکوائری پیش کریں گے کہ کیوں بے گناہ لوگ قتل ہو رہے ہیں؟ تو ہماری جو حکومت کا مؤقف ہے، میرے ساتھیوں نے بھی بیان کیا اور اپوزیشن لوگ جو کہہ رہے ہیں، یہ ہم اگر ایک پیج پہ ہیں تو کیوں نہ اس پہ Ruling ہونی چاہیئے؟ اور جناب سپیکر صاحب، جن کا جو کام ہے وہ کام ان کو وہ کرنا چاہیئے، صوبائی حکومت کا جو کام ہے وہ

صوبائی حکومت کرے گی، جو ایجنسیوں کا کام ہے وہ اپنا کام کریں، جو سیکیورٹی فورسز کا کام ہے وہ اپنا کام کریں، تب اس ملک میں امن آئے گا اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے، اگر فیڈرل گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ KPK میں امن نہیں ہوگا تو یہ یہ سن لے کہ اگر KPK میں امن نہیں ہوگا تو پورے پاکستان میں امن نہیں ہوگا، (تالیاں) اس خام خیالی میں کوئی نہ رہے، اس خام خیالی میں کوئی بھی نہ رہے، تو میرا بھی یہی عرض ہے، ان شاءاللہ جس طرح ہمارے اپوزیشن بھائیوں نے کہا، ہم بالکل ہماری حکومت ہر چیز کے لئے Responsible ہے لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کیونکہ اس میں یہاں بہت زیادہ سے لوگ، بہت سے لوگ اس صوبے سے ان کا تعلق ہے، فیڈرل گورنمنٹ میں وہاں بھی ان کی Coalition party ہے، وہاں ان کی حکومت ہے، ان کو بھی چاہیئے کہ وہاں بھی ان کو بات کہیں کہ آپ اس طرح کے فیصلے ہم پہ کیوں مسلط کرواتے ہیں؟ جہاں پہ ہمارا امن وامان بھی خراب ہوتا ہے، ہمارے لوگ بھی شہید ہو جاتے ہیں، ہمارے سکولز بھی بند ہو جاتے ہیں، ہمارے ہسپتال بھی بند ہو جاتے ہیں ہماری ڈیویلپمنٹ بھی رک جاتی ہے، تو میرے خیال میں اگر یہ لوگ بھی Convey کریں اور اس صوبے کی خاطر اور صوبے کے عوام کی خاطر، تو میرے خیال میں ان شاءاللہ یہاں بھی امن قائم ہوگا، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> وزراء صاحبان میں سے کوئی اور حکومتی مؤقف پہ بات کرنا چاہے یا پھر میں بات کروں؟۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ چھوڑ دیں، ابھی اس طرح ہے جی، ساروں نے یہ جو دل خراش واقعہ آج ہوا، اس پہ بات کی اور اس سے Related ملاکنڈ پہ، سنٹرل پہ، South پہ، ان ساروں پہ ایک بات ہو چکی، اب یہ Serious thought ہے، Ruling کی بات نہیں ہے، یہ کوئی Constitutional violation نہیں ہوئی کہ جس پہ میں Ruling دے دوں، یہ Government of Khyber Pakhtunkhwa determine کرے گی اور میں ان کو Suggest کروں گا اس ایوان کے ذریعے، یہ ان کا کام ہے۔ یہ ساری صورتحال جتنی یہاں ڈسکس ہوئی، اس سے بات کی ایک وضاحت ہوتی ہے کہ عوام کے درمیان اور اداروں کے درمیان ایک عدم، کیا کہتے ہیں اسے؟ اعتماد کی فضا قائم ہو گئی ہے، ادارے کچھ کہتے ہیں اور عوام جو کہہ رہے ہیں، وہ دونوں چیزیں بڑی مختلف ہیں، اس صورتحال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کسی درمیانی راہ کی طرف جائیں، ادارے لوگ کہاں سے لے رہے ہیں؟ یہ سول سوسائٹی ہے جو اداروں کو لوگ Provide کر رہی ہے، یہ ہمارے سوسائٹی کے بچے ہیں جو ان کے پاس جا رہے ہیں اور جس دن اگر سول سوسائٹی نے یہ Decide کر لیا کہ ہم اپنے بچے نہیں دیں گے . تو پھر صورتحال اور ابتر ہو جائے گی، بندوق اٹھانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا، ہم بحیثیت پاکستانی ایسی کوئی چیز نہیں چاہتے۔ میں یہ Suggest کرتا ہوں گورنمنٹ کو کہ Region wise اس وقت سب سے Hot Issue ہے، South میں ایک کمیٹی قائم کریں جس میں تمام ایم پی ایز، تمام ایم این ایز، وہاں کے سینیٹرز، وہاں کا ایم آئی کا ہیڈ، آئی ایس آئی کا ہیڈ، وہاں جو فوجی کمانڈ کر رہا ہے، وہ ایڈ منسٹریٹیو ہیڈ اور ہماری پولیس کا ہیڈ، یہ بیٹھیں اس پندرہ دن کے اندر اور یہ کوئی Conclude کریں کہ کیا صورتحال آگے آئے گی؟ اسی طرح کی ایک کمیٹی قائم کریں سنٹر میں اور اسی طرح کی ایک قائم کریں ملاکنڈ میں، اگر ادارے یہ سمجھیں گے کہ وہ Over rule کریں گے عوامی رائے کو اور

عوام کے نمائندوں کو تو پھر یہ جو اظہار رائے ہو چکا ہے ممبران کے ذریعے، پھر چیزیں بہت عدم استحکام اور عدم پاکستان کی طرف جائیں گی جو کہ ہم بحیثیت محب وطن پاکستانی ہم کسی صورت میں یہ نہیں چاہتے، نہ ہماری گورنمنٹ چاہتی ہے۔ میری جناب ڈاکٹر صاحب، میری بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے بات ہوئی تھی، انہیں بھی میں نے یہ Suggestion دی کہ آپ قائم کریں فوری طور پہ Region wise کمیٹیاں جن میں آئی ایس آئی کا ہیڈ بھی ہو، وہاں کا ایم آئی کا ہیڈ بھی ہو، آئی بی کا ہیڈ بھی ہو، اس میں پولیس کا وہاں کا ہیڈ بھی ہو، ایڈمنسٹریٹیو ہیڈ بھی ہو اور ہمارے تمام نمائندے ہوں جو عوام کو Truly represent کرتے ہیں اور یہ اس پہ وہاں فیصلہ ہو۔ تو ڈاکٹر صاحب، یہ میری Ruling کی یہاں بات نہیں ہے، یہ بڑی واضح بات ہے کہ اس پہ آپ Decision لیں، سی ایم صاحب اس کو فوری طور پہ اپنا آرڈر کریں، ایسی ایک کمیٹی تاکہ وہاں بیٹھ کر یہ پندرہ دنوں میں، مگر یہ ہونا چاہیئے کہ اس پہ وہ دیکھیں، اس کا حل نکالیں۔ باتیں ساری ہو گئیں، میں Repeat نہیں کرنا چاہتا کہ بارڈر پہ اگر ہماری فوج کھڑی ہے اور بارڈر پہ ہم نے باڑ لگائی ہوئی تو لوگ کیسے اندر آ گئے؟ آگے کیا ہوا، آگے کیا ہوا؟ یہ ساری باتیں اس ایوان کے معزز ممبران نے یہاں ڈسکس کر لی ہیں اور اسے Serious thought دینے کی ضرورت ہے اور اس ملک کے لئے اور اس ہمارے صوبے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ تمام ادارے اور عوام کی Representation جو ہے، جو اس ایوان میں موجود ہے اور ادھر قومی اسمبلی میں اور سینٹ میں ہے، یہ ایک جگہ پہ ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ سی ایم صاحب سے میں خود بھی بات کر لوں گا، اس ایوان کے توسط سے بھی بات ان تک پہنچ جائے گی اور ان کو بھی میں نے گوش گزار کر دیا تھا، تو اس کا یہی مجھے ایک حل نظر آتا ہے، باقی باتیں اس پہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم بعد میں کریں گے۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, 23rd July, 2024.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 23 جولائی 2024ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)